شرح ثمیری

بر

فصول اکبری

مؤلف

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

اس شرح میں 22 ابواب کی خاصیات کی آسان تشریح کی گئی ہے

ناشر

مکتبہ ثمیر، مانچسٹر، انگلینڈ

mobile (0044) 7459131157

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب........................شرح ثمیری بر فصول اکبری

نام مؤلف........................مولانا ثمیر الدین قاسمی

ناشر.............................مکتبہ ثمیر، مانچیسٹر، انگلینڈ

نگراں........................مولانا مسلم قاسمی سینپوری

طباعت بار اول..................دسمبر ۲۰۰۴ء

پرنٹر.......................ایچ، ایس، پرنٹر، دہلی فون،

شارح کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi
70 Stamford Street
Old Trafford - Manchester
England M16 9LL
E samiruddinqasmi@gmail.com
mobile (00 44)7459131157

انڈیا کا پتہ

مولانا ساجد صاحب
At Post. ghutti
Via Mahagama Dist Godda
Jharkhand-INDIA
Pin 814154

Mobile 0091 6202078366

صفحہ نمبر	فہرست مضامین
15	ثلاثی مجرد کے ابواب 6 چھ
15	[ا]باب نصر کی خصوصیات ایک ہے
17	[۲]باب ضرب کی خصوصیت، ایک ہے
19	[۳] باب سمع کی خصوصیات 6 ہیں
21	[۴]باب فتح کی خاصیت ایک ہے
23	[۵]باب کرم کی خصوصیات 6 ہیں
25	[٦]باب حسب کی خصوصیات ایک ہے 18 الفاظ ہیں
27	ثلاثی مزید کے ابواب 12 ہیں
27	[ا]باب افعال کی خاصیت 14 ہیں
39	[۲] باب تفعیل کی خاصیت 13 ہیں
47	[۳] باب تفعل کی خاصیت 11 ہیں
55	[۴]خاصیت باب مفاعلت کی خاصیت 3 ہیں
58	[۵]باب تفاعل کی خاصیت 5 ہیں
62	[٦] باب افتعال کی خاصیت 6 ہیں
67	[۷]باب استفعال کی خاصیت 10 ہیں
72	[۸]باب انفعال کی خاصیت 7 ہیں
76	[۹] باب افعیعال کی خاصیت 4 ہیں

فہرست مضامین	صفحہ نمبر
[۱۰] باب افعلال کی خاصیت 4 ہیں	78
[۱۱] وافعیلال کی خاصیت 4 ہیں	78
[۱۲] خاصیت باب افعوال کی خاصیت 2 ہیں	80
رباعی کے ابواب 4 ہیں	81
[۱۳] خاصیت باب فعلل کی 5 معانی ہیں	81
[۱۴] تفعلل کی خاصیت 2 ہیں	84
[۱۵] خاصیت باب افعنلال کی خاصیت 2 ہیں	86
[۱۶] باب افعلل کی خاصیت 2 ہیں	87
تمت بالخیر	88

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس شرح کو میں نے بہت آسان بنایا ہے

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم، اما بعد

فصول اکبری فن صرف میں بہت جامع کتاب ہے، خاص طور پر اس کے خاصیات ابواب میں بہت علم بھرا ہوا ہے۔ خاصیات ابواب پر اب تک جتنی کتابیں نظر سے گزریں سب سے جامع کتاب فصول اکبری محسوس ہوئی۔ ایسا لگا۔ کہ بعد کے تمام مصنفین نے فصول اکبری سے استفادہ کیا ہے، اور انہیں کی ترتیب پر اپنی کتاب کی ترتیب رکھی ہے، لیکن پریشانی یہ ہے کہ مصنف نے صرف محاورات استعمال کئے ہیں، ان کی کوئی تفصیل ذکر نہیں کی، کہیں کہیں تو مثال بھی نہیں دی جس کی وجہ سے مبتدی اساتذہ کے لئے کتاب کا سمجھنا مشکل ہو گیا، کہیں ایسا بھی ہے کہ ایک خاصیت کے لئے دو یا تین مثالیں دیں اور اشارہ کر دیا کہ اس خاصیت کی تین صورتیں ہیں، لیکن تفصیل نہیں بتایا کہ تین مثالیں دینے کی وجہ کیا ہے، اس لئے مصنف کا اشارہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے، کہ آخر مصنف تین مثالوں کا تکلف کیوں کر رہے ہیں، پھر بغیر شرح کے یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ تین صورتیں کیا ہیں، جو مصنف بتانا چاہتے ہیں، اس لئے یہ کتاب بہت دقیق ہے، اور اس کا سمجھنا مشکل ہے

۱۹۷۳ء میں ناچیز مدرسہ نذیریہ، کاکوسی، ضلع بناس کانٹھا، گجرات، انڈیا میں تھا، وہاں پہلی مرتبہ عربی کے استاد کی حیثیت سے بحال ہوا، تو بڑی کتابوں کے ساتھ یہ کتاب بھی پڑھانے کے لئے ملی، چونکہ خاصیات ابواب کے صرف نو صفحے پڑھانے تھے، اس لئے میں بہت خوش ہو گیا، لیکن جب کتاب کھولی تو پسینہ چھوٹ گیا، کچھ نہیں سمجھ میں آتا تھا کہ حضرت مصنف ؒ کیا کہنا چاہتے ہیں،

وہاں اس کی کوئی شرح بھی نہیں تھی، کہ اس سے استفادہ کرتا۔ اور نہ کوئی ماہر استاد تھے کہ ان سے پوچھتا، بڑی پریشانی کے عالم میں میں نے سال پورا کیا، جس سے اندازہ ہوا کہ ابتدائی مدرس کے لئے بغیر شرح کے اس کتاب کو پڑھانا آسان کام نہیں ہے

میں انہیں چھوٹے اساتذہ کے آنسو پوچھنے کے لئے اور ان کے مشکلات کے حل کے لئے اس شرح کو لکھ رہا ہوں، شاید کہ ان کی دعا لگ جائے، اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بن جائے

گزارش

انسان خطا اور نسیان کا پتلہ ہے، اس کتاب کے لکھنے میں بہت سی غلطیاں ہوسکتی ہیں اس لئے کرم فرماوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں تا کہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر لی جائے گی۔ میں اس سے خوش بھی ہوں گا اور شکر گزار بھی ہوں گا خداوند قدوس اس کتاب کو قبولیت سے نوازے، اور ذخیرآ آخرت بنائے۔ آمین یا رب العالمین

احقر العباد ثمیر الدین قاسمی غفرلہ

۱۳۔ شوال المکرّم ۱۴۲۵ھ۔ ۲۶ نومبر ۲۰۰۴ء

صاحب فصول اکبری کے حالات

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد

نام ونسب

مصنف فصول اکبری کا نام ،علی اکبر، ہے اسی نام پر کتاب کا نام ،فصول اکبری، رکھا ہے، ان کے والد کا نام ،علی، ہے

یہ حسب نسب کے اعتبار سے حسینی ہیں۔ یہ حنفی مزہب کے پیروکار تھے،

اس کی پیدائش ۹۴۹ھ کے ارد گرد ہے اور ۱۰۰۹ھ میں ان کی وفات ہوئی، ان کا وطن، الہ باد، انڈیا ہے

حضرت نے ابتدائی تعلیم الہ باد میں حاصل کی اور مسند قضا کے عہدے تک پہنچے، آپ علمی مہارت اور زہد وتقوی میں مشہور تھے اس لئے اس زمانے کے بادشاہ عالم گیر نے آپ کو لاہور کا قاضی مقرر فرمایا۔ آپ بہت متدین تھے اس لئے حدود وقصاص قائم کرنے میں سستی نہیں کرتے تھے اس لئے کچھ لوگ آپ کے حاسد بن گئے۔ جب امیر قوام الدین اصفہانی لاہور کے قاضی مقرر ہوئے تو انہوں نے نظام الدین وغیرہ کے ذریعہ انکو اور ان کے بھانجے سید محمد فاضل کو، ۱۰۰۹ء میں قتل کروا دیا، بادشاہ عالم گیر کو اس سے بہت قلق ہوا اور امیر کو اور نظام الدین کو معزول کر دیا۔ لیکن قاضی علی البر کی وفات کا غم بہر حال رہا۔

جس وقت فتاوی عالم گیری کی تدوین ہو رہی تھی تو اس کی نگرانی کرنے والوں میں ایک آپ بھی تھے

تصانیف

آپ نے اصول اکبری عربی زبان میں لکھی ہے اوراس کی شرح بھی عربی میں کی ہے۔البتہ یہ اتنی مشہور نہیں ہوئی

دوسری کتاب فصول اکبری ہے جو فارسی میں ہے،اور آج تک مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہے، یہ کتاب بہت مشہور ہوئی اور ہر زمانے میں علماء نے اس کی قدر کی

یہ کتاب ابواب کی خاصیتوں میں بہت جامع ہے،اس لئے ناچیز نے فائدہ عامہ کے لئے اس کی شرح کی ۔اللہ تعالی اس کتاب کواوراس کی شرح کو قبولیت سے نوازے آمین رب العالمین

ثمیر الدین قاسمی غفرلہ

ابواب ثلاثی مجرد کی خاصیات

ثلاثی مجرد کی 6 باب ہیں

ابواب	خاصیت کی تعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶
1 نصر	۱ ہے	مغالبہ					
2 ضرب	۱ ہے	مغالبہ	غم	خوشی	رنگ	عیب	حلیہ
3 سمع	۶ ہیں	بیماری	عیب	حلیہ	حسن خلقی	حسن حکمی	حسن عارضی
4 فتح	۱ ہے	حرف حلقی					
5 کرم	۶ ہیں	رنگ					
6 حسب	۱ ہے	۱۸ الفاظ ہیں					

ثلاثی مزید کی خاصیات

ثلاثی مزید کے ابواب 12 ہیں

ابواب	خاصیت کی تعداد	۱	۲	۳	۴	۵
1 افعال	۱۴ ہیں = =	تعدیہ اعطاء ماخذ مبالغہ	تصییر بلوغ ابتداء	تعریض صیرورت موافقت	وجدان لیاقت مطاوعت	سلب حینونت
2 تفعیل	۱۳ ہیں	تعدیہ مبالغہ قصر	تصییر نسبت بماخذ موافقت	سلب الباس ماخذ ابتداء	صیرورت تخلیط	بلوغ تحویل
3 تفعل	۱۱ ہیں	مطاوعت اتخاذ ابتداء	تکلف تدریج	تجنب تحول	لبس ماخذ صیرورت	تعمل موافقت
4 مفاعلت	۳ ہیں	مشارکت	موافقت	ابتداء		
5 تفاعل	۵ ہیں	تشارک	تخییل	اطاعت	موافقت	ابتداء

یہ سات ابواب بھی ثلاثی مزید کی ہیں

ابواب	خاصیت کی تعداد	۱	۲	۳	۴	۵
6افتعال	۶ ہیں	اتخاذ ابتداء	تصرف	تخییر	مطاوعت	موافقت
7استفعال	۱۰ ہیں	طلب اتخاذ	لیاقت قصر	وجدان مطاوعت	حسبان موافقت	تحول ابتداء
8انفعال	۷ ہیں	لازم ہونا اطاعت افعال	عضو ابتداء	اطاعت	موافقت	یرملون نہ ہو
9افعیعال	۴ ہیں	لازم ہوگا	مبالغہ	اطاعت مجرد	موافقت	
10افعلال	۴ ہیں	لازم ہونا	مبالغہ	رنگ	عیب	
11افعیلال	۴ ہیں	=	=	=	=	
12افعوال	۲ ہیں	مقتضب	مبالغہ			

رباعی مجرد کا باب ایک ہے

13فعلل	۳ ہیں	صحیح ہو	مضاعف ہو	کبھی مہموز		

رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کا باب ایک ہے

14 تفعلل	۲ ہیں	اطاعت	یقتضب			

رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل کے دو باب ہیں

15افعنلال	۲ ہیں	ہمیشہ لازم	اطاعت			
16افعلل	۲ ہیں	اطاعت	مقتضب			

﴿بیان خاصیات ابواب﴾

(۱) بدانکہ ۔سہ باب اول ام الابواب اند۔

ضـــروری نوٹ: خاصیات، کیا ہیں؟ خاصیات، خاصیۃ کی جمع ہیں۔ کسی باب کے لئے کوئی خصوصی مفہوم سمجھا جاتا ہو تو اس مفہوم کو اس باب کی خصوصیت کہتے ہیں۔ جیسے باب مفاعلت کی خصوصیت یہ ہے کہ فاعل اور مفعول دونوں ایک کام میں شریک ہونے کو بتاتے ہیں۔ جیسے قاتل زید عمرا، زید اور عمر دونوں نے قتال کیا ۔اس لیے باب مفاعلت کی خصوصیت یہ ہے کہ دونوں کی شرکت کو بتاتا ہے۔ اسکو خاصیات ابواب کہتے ہیں۔

ترجمہ: (۱) آپ یہ جان لیں کہ شروع کے تین باب اکثر بابوں کی ماں ہیں۔

تشـــریح:۔ثلاثی مجرد میں چھ باب ہوتے ہیں۔ان میں سے پہلے تین باب [نصر، ضرب، سمع] اصل ہیں اور ماں ہیں۔ اسلئے کہ انہیں تین بابوں سے ثلاثی مزید کے ابواب بنتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہی تین باب کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ اسلئے انکو بابوں کی ماں کہا۔

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب یہ ہیں

۱ ...... نصر ، ینصر ،

۲ ...... ضرب ،یضرب

۳...... سمع ،یسمع

۴...... فتح، یفتح

۵ ...... کرم ،یکرم

۶ ......حسب ،یحسب .

۔ان میں سے پہلے تین باب،یعنی نصر ،ینصر ،ضرب ،یضرب اور سمع ،یسمع

(۲) ودر کثرت خصائص متساویۃ الاقدام

،اکثر بابوں کی اصل ہیں۔اسلئے کہ انہیں سے اکثر ابواب بنتے ہیں۔

ترجمه:(۲) اور بہت سی خصوصیتوں میں قریب قریب ہیں۔

تشریح:۔پہلے تین باب کی خصوصیات تقریبا ایک ہیں۔

لغت : ۔متساویہ: تساوی سے مشتق ہے، برابر سرابر، اقدام : قدم کی جمع ہے ۔متساویۃ الاقدام، کا ترجمہ ہے تینوں کے قدم برابر ہیں، یعنی تینوں [نصر، ضرب، اور سمع] ان تینوں بابوں کی خصوصیات ایک طرح کی ہیں۔

﴿[ا] باب نصر کی خصوصیات،﴾

ا لیکن مغالبہ خاصہء نصر است: وھی ذکر فعل بعد المفاعلة لاظهار غلبة احد الطرفين المتغالبين ،نحو [خاصمنی فخصمته و ،یخاصمنی فاخصمه].

﴿[ا]باب نصر کی خصوصیات،ایک ہے﴾

ترجمہ:ا لیکن نصر کی الگ سے خصوصیت یہ ہے کہ غلبہ بتلانے کے لئے آتا ہے۔اس غلبہ کی صورت یہ ہے کہ باب مفاعلت کے بعد دو نوں طرف میں سے ایک کو غالب بتلانے کے لئے باب نصر سے فعل لائے۔جیسے خاصمنی خاصمته (مجھ سے جھگڑا کیا تو میں اس پر جھگڑے میں غالب ہو گیا)اور .و ،یخاصمنی فاخصمه (وہ مجھ سے جھگڑے گا تو میں اس پر غالب آجاوں گا)

تشریح :۔باب نصر کی الگ سے کیا خصوصیتیں ہیں یہاں سے اسکا ذکر ہے کہ باب مفاعلت سے فعل لایا اس کے بعد فاعل اور مفعول میں سے کون غالب ہوا اسکو بتلانے کے لئے باب نصر سے فعل لاتے ہیں کسی اور باب سے فعل نہیں لایا جائے گا جیسے خاصمنی فخصمته = وہ مجھسے جھگڑا تو میں جھگڑے میں غالب آ گیا، یہاں خاصمنی ،باب مفاعلت سے ہے اس کے بعد جھگڑے میں غالب بتلانے کے لئے 'خصمته باب نصر سے لایا۔یہ فعل ماضی کی مثال ہے۔

یخاصمنی فاخصمه = وہ مجھسے جھگڑا کرتے ہیں تو میں اس سے جھگڑے میں غالب آجاتا ہوں۔یہاں بھی یخاصمنی باب مفاعلت سے فعل مضارع ذکر کیا اور اس میں غلبہ بتلانے کے لئے اخصمه، باب نصر، سے فعل مضارع لایا۔

حاصل: یہ ہے کہ باب مفاعلت میں غلبہ بتانے کے لئے باب نصر سے فعل لانا اسکی خصوصیت

ہے۔

لغت :۔مغالبہ:غلبہ سے مشتق ہے،غالب ہونے کوذکر کرنا ۔**متغالبین**:غلبہ سے مشتق ہے غلبہ پانے والے میں سے ایک۔**خاصم** :جھگڑا کرنا **خصمته** : باب نصر سے ہے۔جھگڑے میں غالب آنا۔یہ فعل ماضی ہےاوراسی سے یخاصم،فعل مضارع ہے۔

﴿[۲] خاصیات ُباب ضرب، ﴾

۱ مگر مثال او راجوف یائی کہ می آیند از باب ضرب

﴿[۲] باب ضرب کی خصوصیت، کی خصوصیت ایک ہے ﴾

ترجمہ: ۱ مگر مثال اوراجوف یائی کہ باب ضرب سے آتے ہیں۔

تشریح:۔اسکی تشریح سے پہلے [مثال، اجوف، ناقص، اور مہموز، کیا ہیں انکو سمجھیں]

مثال:.......۔فعل کے، ف، کلمے پرحرف علت، و، یا، ی، ہوتو اسکو معتل کہتے ہیں اسی کا دوسرا نام ،مثال ہے۔پس اگر
،ف، کلمے پر، و، ہوتو اسکو معتل واوی کہتے ہیں۔یا مثال واوی کہتے ہیں۔جیسے **وعد** ،اسکے،ف، کلمے پر، و، ہے۔اور،ف، کلمے پر، ی، ہواسکو معتل یائی، کہتے ہیں جیسے،**یسر** ،اسکے،ف، کلمے پر ،ی، ہے ۔

اجوف:.......فعل کے، ع، کلمے پرحرف علت، و، یا، ی، ہوتو اسکو ُاجوف، کہتے ہیں۔اجوف کے معنی ہیں بیچ میں اور یہاں فعل کے بیچ میں حرف علت ہے اسلئے اسکو،اجوف، کہتے ہیں۔جیسے ،**خاف**،= ڈرا، یہاں خاف کے بیچ میں، و، ہے اسلئے اسکو اجوف کہتے ہیں۔(نوٹ) خاف کی اصل خوف، ہے، و، تعلیل ہوکر الف سے بدل گیا ہے اسلئے خاف ہوا

ناقص:.......فعل کے، ل، کلمے پر، ی، ہوتو اسکو ناقص کہتے ہیں جیسے **رمیٰ** ، یہاں، ل، کلمے کی جگہ پر، ی، ہے اسلئے یہ ناقص یائی ہوئی۔جیسے، **رمیٰ**،اس کے اخیر میں یعنی، ل، کلمے پر، ی، ہے اسلئے یہ ناقص یائی ہوئی۔(نوٹ)، ی، کا کوئی ٹھکانا نہیں کب، و، یا، الف، سے بدل جائے، یا گرجائے اسلئے اسکو ناقص کہتے ہیں۔

مہموز:.......۔فعل کے، ف، کلمے پر ہمزہ ہوتو اسکو مہموز، ف، کہتے ہیں۔جیسے امر، اور اگر، ع، کلمے

پر ہمزہ ہوتو اسکومہموز ،ع، کہتے ہیں۔ جیسے بئس ،اسکے،ع، کلمے پر ہمزہ ہے۔اوراگر،ل، کلمے پر ہمزہ ہوتو اسکومہموز،ل، کہتے ہیں۔جیسے ،جاء،اسکے،ل، کلمے پر ہمزہ ہے۔

اس تفصیل کے بعد یہ سمجھیں کہ لفظ اگر معتل ،ف، ہو یا معتل ،ع، یائی ہو یا معتل ،ل، ہو۔جسکو مثال اوراجوف اور ناقص یائی کہتے ہیں تو باب مفاعلت کے بعد غلبہ بتلانے کے لئے باب نصر سے نہیں آئے گا بلکہ باب ضرب سے آئے گا۔

مثالیں

۱......معتل،ف،واوی کی مثال=**واعدنی فوعدته** ......اس نے مجھسے وعدہ کیا تو میں وعدے میں غالب آ گیا۔یہاں وعدتہ معتل ،ف، تھا اسلئے غلبہ بتلانے کے لئے نصر کے بجائے باب ضرب سے، **وعدته** ،لایا۔

۲......معتل،ف،یائی کی مثال=**یاسرنی فیسرته** ......سہولت دینے میں مقابلہ ہوا تو میں تو میں نے ہی اسکوسہولت دے دی،یعنی میں سہولت دینے میں غالب آ گیا۔

۳......معتل،ع،یائی کی مثال=**بایعنی فبعته** ...... اس نے مجھسے بیچا تو میں بیچنے میں غالب آ گیا،یہاں،ع، کلمے پر،ی،ہے اسلئے غلبہ بیان کرنے کے لئے باب نصر کے بجائے باب ضرب سے، **فبعته**،لایا

۴......ناقص یائی کی مثال =**رامانی فرمیته** ......تیر پھنکنے میں مقابلہ کیا تو میں پھنکنے میں غالب آ گیا،یہاں بھی باب نصر کے بجائے باب ضرب سے،**فرمیته**، لائے۔

﴿[۳] خاصیات باب سمع﴾

۱......علل ۲......واحزان، ۳......وفرح از فعل بیشتر آیند۔ ۴......والوان ۵......وعیوب ۶......وحلی می آیند از دو چند۔

﴿[۳] باب سمع کی خصوصیات، کی خصوصیت ۶ ہیں﴾

ضروری نوٹ: باب سمع کی چھ خصوصیات بیان کی ہین۔ ۱ بیماری کے اظہار کے لئے، ۲ غم اور ۳ خوشی کے اظہار کے لئے۔ ۴ رنگ، ۵ عیب ۶ اور عضو کی حالت کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔

ترجمہ: ۱ بیماری ۲ اور غم ۳ اور خوشی کو ظاہر کرنے کے لئے باب سمع سے زیادہ آتے ہیں۔ ۴ اور رنگ ۵ اور عیب ۶ اور عضو کو بیان کرنے کے لئے بھی بہت آتا ہے۔

تشریح:۔باب ،فعل ،کا مطلب ہے باب سمع، اسکی خصوصیت یہ ہے کہ ایسا کام جو بیماری پر یا غم پر یا خوشی پر دلالت کرتا ہو تو باب سمع، سے آئے گا اسی طرح رنگ پر یا عیب پر یا عضو کی بناوٹ پر دلالت کرتا ہو تو وہ باب سمع، سے آئے گا

تو گویا کہ چھ کاموں کے لئے باب سمع کو استعمال کرتے ہیں۔ ۱ بیماری کے اظہار کے لئے
۲ غم کے اظہار کے لئے ۳ خوشی کے اظہار کے لئے ۴ رنگ کے اظہار کے لئے
۵ عیب کے اظہار کے لئے ۶ اور عضو کے اظہار کے لئے۔

مثالیں

۱ بیماری کے اظہار کی مثال. سقم ،یسقم = بیمار ہوا، بیماری کے اظہار کے لئے باب سمع سے لایا
۲......غم کے اظہار کی مثال۔ حزن ،یحزن = غمگین ہوا، غم کے اظہار کیلئے باب سمع سے لایا۔
۳ خوشی کے اظہار کی مثال. فرح ،یفرح = خوش ہوا، خوشی کے اظہار کے لئے باب سمع سے لایا

بضم عین نیز آمدہ

۴ رنگ کے اظہار کی مثال. شهب ،یشهب =سفیدی غالب ہونا،رنگ کے اظہار کے باب سمع سے لایا۔

۵ عیب کے اظہار کی مثال .عور ،یعور =کانا ہونا،عیب کے اظہار کے لئے باب سمع سے لایا

٦ عضو کے اظہار کی مثال.بلج ،یبلج =کشادہ ابرو ہونا،عضو کی بناوٹ ظاہر کرنے کے لئے باب سمع سے لایا۔

لغت :. علل: علت کی جمع ہے،بیماری،احزان : حزن کی جمع ہے،غم،فرح:خوشی،الوان: لون کی جمع ہے،رنگ،عیوب:عیب کی جمع ہے ،کسی چیز کی خرابی،حُلی : حُلیة سے مشتق ہے ،عضو کی بناوٹ اور اسکی ساخت کو بیان کرنا۔

ترجمه :بضم عین نیز آمدہ: رنگ،عیب،اور عضو بیان کرنے کیلئے باب کرم سے بھی آتا ہے

تشریح :۔رنگ،عیب،اور عضو بیان کرنے کے لئے عموماً سمع سے آتا ہے لیکن کبھی باب کرم سے بھی آجاتا ہے۔یہاں بضم عین کا مطلب ہے باب کروم سے آنا۔

مثالیں

۱ رنگ کی مثال۔ آدم ،یادم =گندمی رنگ والا ہونا۔رنگ کو ظاہر کرنے کے لئے باب کرم سے لایا۔

۲ عیب کی مثال . حمق ،یحمق =بیوقوف ہونا۔عیب ظاہر کرنے کیلئے باب کرم سے لایا

۳ عضو کی مثال.عجف ، یعجف =بدن کا کمزور ہونا۔حلیہ بیان کرنے کے لئے باب کرم سے لایا۔

﴿[۴] خاصیات باب فتح﴾

۱؎ اما خاصیت فتح آنست کہ عین، یالام اوازحروف حلقیہ بود۔

﴿[۴] باب فتح کی خاصیت، کی خصوصیت ایک ہے﴾

ترجمہ :۱؎ باب فتح کی خاصیت یہ ہے کہ اسکے، ع، کلمے پر یا اسکے، ل، کلمے پر حرف حلقی ہوگا۔

تشریح :۔باب فتح، یفتح ، سے آنے کے لئے ضروری ہے کہ اسکے، ع، کلمے پر یا ،ل، کلمے پر یا دونوں پر حرف حلقی ہو،حرف حلقی اسکو کہتے ہیں جو حلق سے نکلے،۔

مثالیں

۱؎ ،ع، کلمے پر حرف حلقی کی مثال .ذھب ،یذھب =وہ گیا،اس میں، ھ،حرف حلقی ہے جو ،ع، کلمے پر ہے۔

۲؎ ،ل، کلمے پر حرف حلقی کی مثال۔وضع ،یضع =اسنے رکھا،اس میں،ع،حرف حلقی ہے جو ،ل، کلمے پر ہے

۳؎ ،ع ،اور،ل، دونوں پر حرف حلقی کی مثال۔نخع، ینخع =حرام مغز تک ذبح کرنا،اس میں ،خ،اور، ع، دونوں حروف حلقی ہیں جو، ع ،اور، ل، کلمے کی جگہ پر ہیں

حروف حلقی، یہ چھ ہیں۔ہمزہ، ھ، ح، خ، ع، غ،۔ یہ حروف حلق سے نکلتے ہیں اسلئے انکو حروف حلقی کہتے ہیں۔

نوٹ:۔(۱) جب بھی باب فتح سے آئیگا تو اس میں حرف حلقی ہونا ضروری ہے۔(۲) لیکن ایسا ہوسکتا ہے کہ حرف حلقی ہو لیکن باب فتح سے نہ آیا ہو بلکہ کسی اور باب سے آیا ہو۔جیسے، وعد ،یعد ، میں،ع، کلمے پر حرف حلقی ہے لیکن فتح سے نہیں بلکہ باب ضرب سے آیا ہے۔سمع، میں

(۲)اما رکن یرکن من التداخل .(۳)و ابیٰ یابیٰ شاذ

،ل، کلمے پر،ع،حرف حلقی ہےلیکن فتح کے بجائے باب سمع سے آیا ہے۔

ترجمہ :(۲) :اما رکن یرکن من التداخل : بہرحال،رکن،یرکن،تداخل میں سے ہے۔

تشریح :مصنف کا یہ جملہ ایک اشکال کا جواب ہے۔اشکال یہ ہے کہ باب فتح کی خصوصیت یہ بتا ئی کہ اسکے،ع، کلمے پر یا،ل، کلمے پر حرف حلقی ہولیکن،رکن ،یرکن اور ابیٰ، یابیٰ باب فتح سے آتا ہے پھر بھی اسکے کسی کلمے پر حرف حلقی نہیں ہے؟ تو اسکا جواب دیا کہ رکن ،یرکن میں تداخل ہے یعنی باب فتح میں داخل ہوگیا ہے۔یعنی اصل میں وہ باب فتح سے نہیں ہے بلکہ اسکا مضارع باب سمع سے ہے البتہ بدل کر باب فتح سے ہوگیا ہے اور،ک، پر زبر آ گیا ہے اسلئے اس میں حرف حلقی نہ بھی ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

لغت : تداخل:۔تداخل کا ترجمہ ہے داخل ہوگیا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ماضی کسی اور باب سے ہو اور مضارع کسی اور باب سے ہو۔رکن، میں ماضی باب نصر سے ہے اور مضارع باب سمع سے ہے۔البتہ اس سے بدل کر کے باب فتح سے ہوگیا ہے۔

ترجمہ :(۳) و ابیٰ یابیٰ شاذ: اورابیٰ ،یابیٰ ، میں حرف حلقی نہیں ہے پھر بھی باب فتح سے آتا ہے۔تو چونکہ یہ کبھی کبھار آتا ہے،شاذ ہے اسلئے اسکا اعتبار نہیں ہے۔

شاذ:۔کا مطلب ہے۔کہ یہ عام قاعدے کے خلاف ہے لیکن کبھی کبھار آتا ہے اسلئے اسکا اعتبار نہیں ہے۔

﴿[۵] خاصیت باب کرم﴾

(ا)وخاصیت کرم آنکہ ازصفت خلقیہ بود، ا حقیقۃ ۲ یاحکما،۳ یاصفتی شبیہ بآن۔

﴿[۵]باب کرم کی خصوصیات،۶ ہیں﴾

ضروری نوٹ :باب کرم کی چھ خاصیتیں ہیں ۔ا پیدائشی حسن،۲ حکمی حسن،۳ عارضی حسن ۔۴ پیدائشی قباحت، ۵ حکمی قباحت، ۶ عارضی قباحت بیان کرنے کے لئے آتا ہے

ترجمہ :(ا)باب کرم کی خاصیت یہ ہے کہ ا پیدائشی صفت ہو، چاہے حقیقی طور پر ۲ یا حکمی طور ۳ یا اسکے مشابہ صفت ہو۔

تشریح :۔باب کرم کی خاصیت یہ ہے کہ وہ حسن، یابدصورتی بیان کرنے کے لئے آتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ لازم آتا ہے،متعدی نہیں آتا۔

حسن کی تین قسمیں ہیں(ا) پیدایشی حسن ۔(۲) حکمی حسن (۳)۔عارضی حسن

قباحت کی بھی تین قسمیں ہیں(ا) پیدائشی قباحت ۔(۲) حکمی قباحت(۳)۔عارضی قباحت

مجموعہ۶قسمیں ہوگئی۔اورسب کو بیان کرنے کے لئے کرم کے باب سے آتا ہے

ا ...... پیدائشی حسن،جسکواللہ نے پیدا کیا ہے۔انسانی عمل کواس میں کوئی دخل نہیں ،جیسے انسان کا چھوٹا ہونا یابڑا ہوناوہ باب کرم سے آئے گا جیسے،صغر ، کبر ،= چھوٹا ہوا، بڑا ہوا۔اسکوخلق حقیقی کہتے ہیں۔

۲......حسن کی دوسری صورت یہ ہے کہ وہ پیدائشی تو نہ ہولیکن انسان نے اس حسن کواپنے اندر لانے کی اتنی مشق کی کہ وہ صفت اسکے لئے دائمی کی طرح ہوگئی ،جیسے فقہ پراتنی مشق کی کہ فقیہ ہونے کی صفت اسکے لئے دائمی ہوگئی اور پیدائشی صفت کی طرح ہوگئی اسکوصفت حکمی کہتے ہیں

۔جیسے، فقه ،یفقه=باب کرم سے،فقیہ ہوا۔

۳ حسن کی تیسری صورت یہ ہے کہ وہ حسن یا قبح عارضی ہے۔بناوسنگار سے وجود میں آیا ہے ۔وہ بھی باب کرم سے ہی آئے گا جیسے، طهر ،یطهر ،پاک ہوا یہ باب بھی کرم سے آتا ہے ۔اس صورت کو مصنف نے صفتِ شبیہ بآن، کہا ہے۔کہ حسن ذاتی کے مشابہ ہو۔قبح ذاتی کو بھی حسن ذاتی کی تینوں صورتوں پر قیاس کرلیں۔

حاصل :۔یہ ہے کہ باب کرم کے ذریعہ حسن تخلیقی، یا حکمی، یا اسکے مشابہ کو بیان کیا جاتا ہے ۔اسی طرح قبح تخلیقی، یا حکمی، یا عارضی کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے ۔اور ہمیشہ لازم آتا ہے ۔متعدی نہیں آتا۔

لغت:۔خلقیہ:تخلیق سے مشتق ہے، پیدائشی۔یہاں مراد ہے پیدائشی حسن یا بدصورتی۔

[۶] خاصیات باب حسب ۱۸ الفاظ ہیں

(۱) وباب حسب الفاظ معدودہ؛ **نعم ،وبق ، ومق ،وثق ، وفق ،ورث ، ورع ، ورم ،وری ، ولی ، وغر ، وحر ، وله ، وهل ، وعم ، وطی ، یئس ، یبس ،**

ضروری نوٹ :مصنف نے باب حسب کی کوئی خاص خاصیت بیان نہیں فرمائی بلکہ یوں فرمایا کہ اس باب کے چند الفاظ ہیں انکو یاد کرلیں اور سمجھ جائیں کہ وہی اسکی خاصیت ہے۔

وہ ۱۸ الفاظ یہ ہیں

۱......نعم ، ینعم :خوش عیش ہونا۔

۲......وبق ،یوبق :ہلاک ہونا

۳...... ومق ،یومق:دوستی رکھنا

۴...... وثق ، یوثق :قابل اعتماد ہونا

۵......وفق ،یوفق:موافق ہونا

۶......ورث ،یورث:وارث ہونا

۷......ورع ،یورع:پرہیز کرنا

۸......ورم ،یرم :سوجنا

۹......وری ، یری:آگ نکالنا

۱۰......ولی،یلی:قریب ہونا

۱۱......وغر یغر:سخت ہونا

۱۲...... وحر ،یحر:غضبناک ہونا

۱۳......وله، یله: غمگین ہونا

۱۴...... وھل ،یھل : ایسی چیز کی طرف وہم جانا جسکا اردہ نہ ہو

۱۵......وعم ،یعم: خوش باش ہونا

۱۶ ......وطی، یطاء: روندنا

۱۷......یئس ،ییئس: ناامید ہونا

۱۸......یبس ،ییبس: خشک ہونا

یہ ۱۸الفاظ ہیں جو باب حسب سے آتے ہیں اور یہی اسکی خصوصیت ہے۔اتفاق کی بات یہ ہے کہ یہ الفاظ معتل واوی یا معتل یائی ہیں۔

(نوٹ)صاحب فصول اکبری نے اصول اکبری مین اس سے زیادہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

نوٹ : یہاں تک ثلاثی مجرد کی خصوصیات بیان کی آگے ثلاثی مزید فیہ کی خصوصیات بیان کی جائے گی

﴿خصوصیات ثلاثی مزید فیہ﴾

﴿[۱] خاصیت باب افعال﴾

خاصیت افعال :۱ تعدیہ است نحو خرج زید ،و اخرجته .

﴿[۱] باب افعال کی خاصیت 14 ہیں﴾

ضروری نوٹ: باب افعال کی 14 چودہ خاصیتیں ہیں۔

۱ تعدیہ ۲ تصییر، ۳ تعریض، ۴ وجدان، ۵ سلب، ۶ اعطاے ماخذ، ۷ بلوغ، ۸ صیرورت ،۹ لیاقت، ۱۰ حینونت، ۱۱ مبالغہ، ۱۲ ابتداء ،۱۳ موافقت،۱۴ مطاوعت

ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں

ترجمہ :۱ باب افعال کی خاصیت تعدیہ ہے۔ خرج زید ،و اخرجته . (زید نکلا،اور میں نے زید کو نکالا)

تشریح :[یہ باب افعال کی 1 پہلی خصوصیت ہے]۔تعدیہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر مجرد میں وہ فعل لازم ہے تو باب افعال میں آنے کے بعد وہ متعدی ہو جائے گا۔اور اگر مجرد میں متعدی بیک مفعول ہے تو باب افعال میں جانے کے بعد وہ متعدی بدو مفعول ہو جائے گا۔اور اگر مجرد میں متعدی بدو مفعول ہے تو باب افعال میں جانے کے بعد وہ متعدی بسہ مفعول ہو جائے گا۔یعنی اسکے لئے تین مفعول ہونگے۔

مثالیں

(۱)......لازم سے متعدی کی مثال، جیسے جلس زید ،اجلست زیدا:اس میں جلس زید کا ترجمہ ہے زید بیٹھا۔یہ باب ضرب سے فعل لازم ہے ۔اور جب باب افعال میں گیا اور اجلست زیدا کہا تو متعدی بیک مفعول ہو گیا اور ترجمہ ہو گیا۔ میں نے زید کو بیٹھایا۔مصنف

(۲)و قد یلزم ،نحو احمد۔

نے مثال دی ہے،خرج زید ،واخرجته : زید خود نکلا۔اور باب افعال میں جانے کے بعد اسکا ترجمہ ہوگیا، میں نے زید کو نکالا۔

(۲)......متعدی بدو مفعول کی مثال: جیسے حفر زید نهرا ،احفرت زیدا نهرا:اس میں حفر زید نهرا : کا ترجمہ ہے،زید نے نہر کھودا۔یہ باب ضرب سے متعدی بیک مفعول ہےاور نهرا مفعول ہے۔اور جب اسکو باب افعال میں لے گئےتو اور احفرت زیدا نهرا، کہا۔تو احفر کو دو مفعول کی ضرورت پڑ گئی۔ایک زید مفعول کی دوسرا، نهرا مفعول ثانی کی۔اورترجمہ ہوگیا، میں نے زید سے نہر کھدوائی۔

(۳)......متعدی بسہ مفعول کی مثال:علمت زیدا عمرا ،اعلمت زیدا عمرا فاضلا : اس مین علمت زیدا عمرا: کا ترجمہ ہے میں نے زید کو عمر کے بارے میں بتایا۔یہ باب سمع سے متعدی بدو مفعول ہے۔ پہلا مفعول زید ہے دوسرا مفعول عمر ہے۔لیکن جب باب افعال میں آیا تو متعدی بسہ مفعول ہو گیا۔پہلا مفعول زید ہے اور دوسرا مفعول عمر ہے اور تیسرا مفعول فاضلا ہے۔تو گویا کہ باب افعال میں آنے کے بعد اسکو تین مفعول چاہئے۔اسلئے یہ متعدی بسہ مفعول ہوا۔

حاصل: یہ ہے کہ باب افعا کی اہم خاصیت فعل کا متعدی ہونا ہے۔

ترجمہ:(۲)و قد یلزم ،نحو ،احمد: باب افعال سے کبھی فعل لازم کا معنی بھی آتا ہے

تشریح :مصنفؒ یہاں سے یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ باب افعال میں جانے کے باوجود کبھی اسکا ترجمہ لازم کا بھی ہوتا ہے۔جیسے،احمد: اسکا ترجمہ ہے تعریف کیا۔جو لازم ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ باب افعال کا ہمیشہ متعدی ہونا ضروری نہیں ہے کبھی لازم بھی ہوتا ہے۔

۲ و تصییر است،

۳ وتعریض:ای بردن فاعل چیزے رابمعرض مدلول ماخذ،نحو ابعته

ترجمہ :۲ اور تصییر اسکی خاصیت ہے۔

تشریح :۔[یہ باب افعال کی 2 دوسری خصوصیت ہے] باب افعال کی دوسری خاصیت تصییر ہے۔تصییر کا مطلب یہ ہے کہ جس مادے سے فعل لایا فاعل اسی مادے کی صفت اختیار کرلی ، یا اسکا مفعول اس مادے کی صفت اختیار کرلی ۔اسکوتصییر کہتے ہیں۔جیسے لبن ،کا معنی دودھ کا ہے۔اسی کو باب افعال میں لے جائیں،البن البقر :ترجمہ ہوگا،گائے دودھ والی ہوگئی۔تو گائے کا دودھ والی ہونا تصییر ہوا۔یا جیسے،اشرک النعل :اس نے تسمہ دار جوتا بنایا۔شرک کا معنی تسمہ ہے۔اب باب افعال میں لے گیا تو مطلب ہوگیا کہ جوتا ہی تسمہ دار بن گیا۔تو جس مادے سے فعل آیا یعنی شرک سے تو مفعول وہی مادہ بن گیا یعنی جوتا تسمہ دار بن گیا اسی کوتصییر کہتے ہیں۔

لغت :۔تصییر : کا ترجمہ ہے۔ہوجانا۔یہاں سکا مطلب ہے فاعل یا مفعول فعل کے مادے کی طرح ہوگیا۔

ترجمہ :۳ تعریض:کسی چیز کے فاعل کو ماخذ کے مدلول کی جگہ میں لے جانا۔جیسے، ابعته ،میں اسکو بیچنے کی جگہ میں لے گیا۔

تشریح : [یہ باب افعال کی 3 تیسری خصوصیت ہے]۔تعریض کالفظی ترجمہ ہے پیش کرنا اورچھیڑنا۔یہاں فعل کا جو مادہ ہے فاعل یا مفعول کواس مادے کی جگہ میں لیجانے کوتعریض کہتے ہیں۔جیسےابعت الحمار :میں گدھے کو بیچنے کی جگہ پر لے گیا ۔یہاں بیع مادہ ہےاور باب افعال میں لے گیا تو مطلب ہوگیا کہ گدھے کو بیچنے کی جگہ میں لے گیا۔تو بیچنے کی جگہ میں لے

۴ ووجدان: ای یافتن چیزے راموصوف بماخذ نحوابخلته ۔

۵ وسلب: ای زائل کردن ازشئی ماخذرا نحوشکیٰ و اشکیته۔

جانے کوتعریض کہتے ہیں

لغت:۔تعریض: پیش کرنا۔اسی سے ہے معرض پیش کرنے کی جگہ۔عرض سے اسم مفعول ہے۔

ترجمہ:۴ وجدان: یعنی کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا۔جیسے ابخلته : میں نے اسکو بخیل پایا۔

تشریح:[یہ باب افعال کی 4 چوتھی خصوصیت ہے] وجدان: کا ترجمہ ہے پانا۔ یہاں اسکا مطلب ہے کہ فعل کا جو مادہ ہے باب افعال میں جا کر فاعل یا مفعول اسی مادے کے ساتھ متصف ہوجائے اسکو وجدان کہتے ہیں۔جیسے ابخلته : میں نے اسکو بخیل پایا۔ یہاں بخل مادہ ہے باب افعال میں جا کر اسکا ترجمہ ہوگیا وہ بخل کے ساتھ متصف ہوگیا۔جسکی وجہ سے میں نے اسکو بخیل پایا۔اسکو وجدان کہتے ہیں۔

ترجمہ:۵ سلب: یعنی کسی چیز سے ماخذ کو زائل کرنا۔جیسے شکیٰ سے اشکیته :اس نے شکایت کی اور میں نے اسکی شکایت دور کی۔

تشریح:۔[یہ باب افعال کی 5 پانچویں خصوصیت ہے] سلب: کا ترجمہ ہے الٹا کرنا، چھین لینا۔ یہاں اسکا مطلب ہے کہ ثلاثی مجرد میں جو کام تھا، افعال میں آنے کے بعد وہ کام ختم ہو جائے گا اور الٹا ہوجائے گا۔جیسے،شکیٰ : کا ترجمہ ہے اس نے شکایت کی۔اور باب افعال میں جانے کے بعد اشکیٰ: کا ترجمہ ہے اسنے شکایت دور کی۔اسی کو،سلب، کہتے ہیں۔

لغت: سلب: کا ترجمہ ہے زائل کرنا۔ یہاں اسکا ترجمہ ہے فاعل یا مفعول سے فعل کو زائل کرنا

ترجمہ:٦ اعطاے ماخذ: ماخذ کا دینا جیسے اشویته : میں نے اسکو گوشت بھوننے دیا۔اور

٦ واعطاے ماخذ نحو ،اشویته ،و اقطعته قضبانا.

ے وبلوغ: ای رسیدن، یا در آمدن بماخذ، نحو اصبح ،اعرق ۔

اقطعته قضبانا: میں نے سکو شاخ کاٹنے دیا۔

تشریح :۔[یہ باب افعال کی 6 چھٹی خصوصیت ہے] اعطاے ماخذ کا ترجمہ ہے ماخذ دے دینا، یہاں مراد ہے کہ فاعل یا مفعول کو فعل کا مادہ دیدے

باب افعال میں ماخذ فاعل کو دے دے۔ جیسے، شوی، فعل کا مادہ ہے، اس کا ترجمہ ہے گوشت کو بھننا ۔ اب اس شویٰ کو باب افعال میں لے جاؤ، اور شوی، کا جو ترجمہ ہے اس کو اس کے فاعل کو دے دو، جیسے اشویت اللحم، گوشت بھن گیا تو یہ اعطأ ماخذ ہو گیا

باب افعال میں ماخذ مفعول کو دے دے: فعل کا مادہ مفعول کو دیدیا جاے یہ مفعول کا اعطاے ماخذ ہوا جیسے اقطعته قضبانا :میں نے اسکو شاخ کاٹنے کی اجازت دی۔ یہاں قطع فعل کا مادہ ہے اس کو باب افعال میں لے گیا، اور اس مادے کو مفعول کو دے دیا، یعنی شاخ کو دے دیا ۔ یہ مفعول کو اعطاے ماخذ ہوا۔

لغت :۔ اشویٰ : شویٰ سے مشتق ہے یہاں باب افعال سے ہے بھونا۔ قضبانا : قضب سے مشتق ہے، شاخ۔ دوسرا ترجمہ ہے ٹکڑا کرنا۔

ترجمه :ے بلوغ: یعنی فاعل کا کسی زمانے میں پہنچنا جیسے اصبح؛ وہ صبح کے وقت پہنچا۔ یا کسی مکان میں پہنچنا، جیسے اعرق: وہ عراق میں پہنچا۔

تشریح : [یہ باب افعال کی 7 ساتویں خصوصیت ہے] بلوغ کا معنی ہے پہنچنا۔ یہاں مطلب ہے کہ باب افعال میں لے جا کر یہ بتاے کہ فاعل فعل کے مادے میں پہنچ گیا ہے اسکو بلوغ کہتے ہیں۔ پھر بلوغ کی دو قسمیں ہیں۔ بلوغ زمانی، اور بلوغ مکانی۔

۸ؔ وصیرورت: ای گشتن شئ (۱) صاحب ماخذ، نحو البن ۔(۲) یا صاحب چیزے موصوف بماخذ، نحو اجرب (۳) یا صاحب چیزے در ماخذ نحو اخرفت

---

(۱)……زمانے میں پہنچے تو وہ بلوغ زمانی ہے۔جیسے، اصبح : وہ صبح کے وقت پہنچا۔

(۲)……اگر مکان میں پہنچے تو وہ بلوغ مکانی ہے۔جیسے، اعرق : وہ اعراق پہنچا۔عراق جگہ ہے اسلئے یہ بلوغ مکانی ہوا۔

لغت :۔بلوغ: کا معنی ہے پہنچنا۔یہاں مراد ہے فاعل کا فعل کے مادے میں پہنچنا۔رسیدن: سے مراد ہے زمانے میں پہنچنا۔در آمدن ؛ سے مراد ہے فاعل کا مکان میں پہنچنا۔اعرق: عراق سے مشتق ہے عراق میں پہنچنا۔

ترجمہ :۸ؔ صیرورت (۱) کسی چیز کا ماخذ والا ہونا۔جیسے البن [دودھ والا ہوا] (۲) یا کوئی چیز ماخذ کی صفت کے ساتھ متصف ہو جائے۔۔جیسے، اجرب الرجل: آدمی کھجلی والا ہو گیا [(۳) یا کوئی چیز ماخذ کے زمانے کے ساتھ متصف ہو جائےجیسے ،اخرفت الشاۃ : بکری موسم خریف مین بچہ والی ہوگئی۔

تشریح : [یہ باب افعال کی 8 آٹھویں خصوصیت ہے] مصنف صیرورت کے تین معنی بیان کر رہے ہیں۔

(۱) پہلا معنی۔فاعل فعل کے مادے والا ہو جائے۔یعنی فعل جس مادے کا ہے فاعل اسی مادے کا ہو جائے۔جیسے، البن البقر : گائے دودھ والی ہوگئی۔اس میں فعل کا مادہ لبن ہے۔بقر جو فاعل ہے وہ فعل کے مادے والی ہوگئی یعنی دودھ الی ہوگئی۔اسی کا نام صیرورت ہے ۔

(۲) دوسرا معنی۔فعل میں جو صفت ہو فاعل اس صفت کے ساتھ متصف ہو جائے: یہ صیرورت کی تیسری قسم ہے۔جیسے اجرب الرجل: آدمی کھجلی والا ہو گیا۔یا، کھجلی والے اونٹ کا مالک ہو گیا

۹ لیاقت: نحو الام الفرع

۔اس میں اجــرب : فعل کھجلی کی صفت کے ساتھ متصف ہے آدمی وہی صفت والا ہو گیا۔ یہ بھی صیر ورت ہے۔

(۳) تیسرا معنی ۔ فاعل فعل کے زمانے کی طرف منسوب ہو: تیسری صورت یہ ہے کہ فعل کے مادے میں کوئی زمانہ پایا جاتا ہو فاعل اس زمانے کی طرف منسوب ہو جائے۔ جیسے ،اخــرفــت الشــاة : بکری موسم خریف مین بچہ والی ہو گئی۔ یہاں فعل اخرف میں موسم خریف کا زمانہ پایا جاتا ہے۔شاۃ جو فاعل ہے وہ موسم خریف کی طرف منسوب ہو گئی یہ صیر ورت کی تیسری قسم ہو گئی۔

(۳) حاصل: ۔فاعل فعل کے مادے کی طرح ہو جائے اسکو صیر ورت کہتے ہیں ۔اورسکی تین قسمیں اوپر گزری ۔

لغت :۔صیر ورت: ہونا۔اخرف: خریف سے مشتق ہے، موسم گرما میں کسی کام کا ہونا۔اجرب : جــرب سے مشتق ہے، باب افعال میں کھجلی والا ہونا۔گشتن شئی صاحب ماخذ: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ فاعل فعل کے مادے کی طرح ہو گیا۔صاحب چیزے موصوف بماخذ: اس عبارت کا مطلب ہے کہ فعل کسی صفت کے ساتھ متصف ہو تو فاعل بھی اسی صفت کے ساتھ متصف ہو جائے۔ یا اس چیز کا مالک بن جائے۔صاحب چیزے در ماخذ: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ فعل میں کوئی زمانہ ہو تو فاعل بھی اسی زمانے کے ساتھ متصف ہو جائے۔

(نوٹ) صیر ورت اور تصییر تقریبا ایک چیز ہے۔

ترجمہ :۹ لیاقت جیسے الام الفرع : سردار ملامت کے لائق ہو گیا

تشریح : [یہ باب افعال کی 9 نویں خصوصیت ہے] لیاقت کا ترجمہ ہے لائق ہونا۔فعل میں جو صفت ہے فاعل اس صفت کے لائق بن جائے اسکو لیاقت کہتے ہیں۔جیسے الام الفــرع :

۱۰ حینونت: نحو، احصد الزرع ۔

۱۱ مبالغہ، نحو، اتمر النخل ، واسفر الصبح۔

سردار ملامت کے لائق ہو گیا ۔ یہاں الام فعل میں ملامت کی صفت ہے ۔اور فرع جو اسکا فاعل ہے وہ کسی بیوقوفی کی وجہ سے ملامت کے لائق بن جائے ۔تو اسکو لیاقت کہتے ہیں

لغت :۔لیاقت: فاعل کا فعل کی صفت کے لائق ہونا. الام :ملامت سے مشتق ہے، باب افعال سے ملامت کے لائق ہونا، الفرع :سردار۔

ترجمہ :۱۰ حینونت: جیسے **احصد الزرع**: کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچ گئی۔

تشریح: [یہ باب افعال کی 10 دسویں خصوصیت ہے] حین کا ترجمہ ہے وقت ،حینونت کا مطلب ہے کہ فاعل فعل کے زمانے میں پہنچ گیا، جیسے **احصد الزرع**: کھیتی کٹنے کے زمانے میں پہنچ گئی ۔اس میں احصد کا ترجمہ ہے کھیتی کٹنے کا زمانہ اسلئے زرع اسکا فاعل کٹنے کے زمانے میں پہنچ جانے کو حینونت کہیں گے۔

لغت :۔حینونت: حینونت: حین سے مشتق ہے فاعل کا فعل کے زمانے میں پہنچنا۔ **احصد** : حصد سے مشتق ہے کھیتی کٹنے کا وقت ہونا. الزرع : کھیتی۔

ترجمہ :۱۱ مبالغہ: جیسے **اتمر النخل** ،:درخت بہت کھجور والا ہو گیا.و **اسفر الصبح** : اور صبح بہت روشن ہوگئی۔

تشریح: [یہ باب افعال کی 11 اگیارویں خصوصیت ہے] مبالغہ: کا مطلب ہے کسی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا۔ مصنف نے دو مثالیں دی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مبالغہ کی دو صورتیں ہیں۔

(۱)......مقدار میں مبالغہ: یعنی مقدار کو بڑھا چڑھا کر بیان کرے ۔جیسے، **اتمر النخل** : درخت

۱۲ وابتداء، نحو، اشفق ۔

بہت کھجور والا ہو گیا۔اس میں اتمر مادہ ہے جو باب افعال میں آنے کے بعد مبالغہ ہو گیا۔اسکو مقدار میں مبالغہ کہتے ہیں۔

(۲)......دوسری صورت یہ ہے کہ کفیت میں مالغہ ہو۔جیسے ،اسفر الصبح: صبح خوب روشن ہو گئی۔اس میں سفر مادہ ہے جسکا ترجمہ ہے روشن ہونا،اور باب افعال میں آنے کے بعد اس میں مبالغہ ہو گیا، کہ خوب روشن ہو گئی۔اسی کو کیفیت میں مبالغہ کہتے ہیں۔

لغت :. اتمر :تمر سے مشتق ہے باب افعال میں بہت کھجور والا ہونا۔النخل: کھجور کا درخت ۔اسفر : سفر سے مشتق ہے یہاں باب افعال سے ہے، بہت زیادہ روشن ہونا۔ یہ مبالغہ ہوا۔

ترجمہ :۱۲ ابتداء جیسے اشفق: وہ ڈر گیا۔

تشریح: [یہ باب افعال کی 12 بارہویں خصوصیت ہے] ابتداء کا ترجمہ ہے شروع۔ ابتداء کا دو مطلب ہے۔(۱)......ایک یہ کہ یہ فعل ثلاثی مجرد میں کسی اور معنی میں آتا ہو اور باب افعال میں آکر کسی دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہو تو اسکو ابتداء کہتے ہیں۔کیونکہ باب افعال میں جاکر شروع سے کسی دوسرے معنی میں استعمال ہوا۔جیسے شفق : کا ترجمہ ثلاثی مجرد میں ہے مہربانی کرنا اور باب افعال میں آنے کے بعد اسکا ترجمہ ہے ڈرنا۔ یہ معنی پہلے معنی سے الگ ہے اسلئے ابتداء ہوا۔

(۲)......دوسری صورت یہ ہے کہ وہ لفظ ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہ ہو بلکہ ثلاثی مزید سے ہی آتا ہو ۔جیسے،ارقل :اس نے جلدی کی۔ یہ فعل ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہیں ہے بلکہ صرف ثلاثی مزید سے آتا ہے۔اسلئے یہ ابتداء کی دوسری قسم ہوئی۔

لغت: ۔ابتداء: اسکا معنی ہے شروع سے۔اشفق :شفق سے مشتق ہے مہربانی کرنا۔اور باب

۱۳ (۱)وموافقت مجرد نحو، دجیٰ اللیل و ادجیٰ (۲)وفعّل(۳)وتفعل (۴)واستفعل

افعال میں اسکا ترجمہ ہے ڈرنا۔

ترجمہ: ۱۳ (۱) ثلاثی مجرد کی موافقت،(۲) باب تفعیل کی موافقت،(۳) اور باب تفعل کی موافقت،(۴) اور باب استفعال کی موافقت۔ جیسے دجیٰ اللیل ،و ادجیٰ :(دونوں کے ترجمے ہیں ،رات اندھیری ہوگئی)

تشریح: [یہ باب افعال کی 13 تیرہویں خصوصیت ہے] موافقت کا مطلب یہ ہے کہ باب افعال سے فعل آئے تب بھی وہی معنی ہے اور دوسرے باب سے فعل آئے تب بھی وہی معنی ہے۔ اسکو معنی میں موافقت کہتے ہیں۔ مصنف نے صرف ایک کی مثال دی ہے۔ میں چاروں کی مثال پیش کرتا ہوں۔

باب افعال چار بابوں کی موافقت کرتا ہے۔ ہر ایک کی تفصیل یہ ہے۔

(۱)......ثلاثی مجرد کی موافقت۔ یعنی ثلاثی مجرد کا معنی اور باب افعال کا معنی ایک ہو جیسے ،دجیٰ اللیل : ثلاثی مجرد سے ہے۔ اسکا ترجمہ ہے رات اندھیری ہوگئی۔ اور باب افعال میں، ادجیٰ اللیل : کا بھی معنی ہے رات اندھیری ہوگئی۔ تو چونکہ دونوں کا معنی ایک ہے اسلئے یہ معنی میں موافقت ہوئی۔

(۲)......باب تفعیل کی موافقت: جیسے، اکفرت ،اور کفرت : اکفرت باب افعال سے ہے اسکا ترجمہ ہے میں نے اسکو کافر کہا۔ اور کفرت باب تفعیل سے ہے اسکا بھی معنی ہے میں نے اسکو کافر کہا تو چونکہ دونوں کا معنی ایک ہے تو گویا کہ باب افعال نے معنی میں باب تفعیل کی موافقت کی۔

۱۴ ومطاوعت فَعَلَ و فَعّل ای پس آمدن افعل مر فَعَلَ یافَعّلَ را تا دلالت کند بر پذیرفتن مفعول اثر فاعل را نحو، کببته فاکبّ۔

(۳)......باب تفعل کی موافقت: یعنی باب افعال اور باب تفعل دونوں کے معنی ایک ہوں جیسے اخببت ،وتخببت :دونوں کا ترجمہ ہے۔میں نے خیمہ بنایا۔یہاں جو معنی،اخببت، باب افعال کا ہے وہی معنی ،تخببت، باب تفعل کا ہے۔تو گویا کہ باب افعال نے معنی میں باب تفعل کی موافقت کی۔

(۴)......باب استفعال کی موافقت: جیسے،اعظمت ،اور استعظمت :دونوں کا ترجمہ ہے میں نے بڑا سمجھا۔تو گویا کہ،اعظمت باب افعال نے معنی میں استعظمت : باب استفعال کی موافقت کی۔

لغت :۔دجی: رات کا اندھیرا ہونا۔الخباء: خیمہ .اعظمت :عظمت سے مشتق ہے، بڑا سمجھنا۔

ترجمہ: ۱۴ باب ثلاثی مجرداور باب تفعیل کی اطاعت: یعنی باب افعال کوثلاثی مجرداور باب تفعیل کے بعد لائے تا کہ اس بات پر دلالت کرے کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کیا۔جیسے کببته فاکب :میں نے اسکو جھکایا تو وہ جھک گیا۔

تشریح: [یہ باب افعال کی 14 چودھویں خصوصیت ہے] مطاوعت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی فعل کسی فعل کا اثر قبول کرلے، یا مفعول فاعل کا اثر قبول کرلے تو اسکو مطاوعت کہتے ہیں (۱)......یہاں مطلب یہ ہے کہ باب افعال کو ثلاثی مجرد کے بعد لائے اور یہ بتلائے کہ باب افعال نے ثلاثی مجرد والے فعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے۔جیسے کببته فاکب :میں نے اسکو جھکایا تو وہ جھک گیا ۔یہاں کبّ باب نصر سے ہے۔جسکا معنی ہے جھکایا، یعنی جھکانے کا اثر

کیااور اکب باب افعال سے ہے۔جسکا ترجمہ ہے وہ جھک گیا۔یعنی اسنے جھکانے کا اثر قبول کر لیا۔اسی کواطاعت قبول کرنا کہتے ہیں۔

(۲)......باب تفعیل کی اطاعت:اسکی صورت یہ ہے کہ پہلے باب تفعیل لائے اوراسکے بعد باب افعال لائے اور یہ ظاہر کرے کہ باب تفعیل نے جواثر کیا باب افعال نے اس اثر کوقبول کر لیا ۔جیسے،بشّرتُه فابَشَرَ :میں نے اسکوخوش کیا تو وہ خوش ہوگیا۔یہاں بشر باب تفعیل سے ہے جس نے خوش کرنے کا اثر کیا اور ابشــر ،باب افعال سے ہے۔وہ خوش ہوگیا یعنی خوشی کے اثر کو قبول کرلیا۔اسی کومطاوعت کہتے ہیں۔

لغت :۔ فَعَل :سے مراد ثلاثی مجرد کے ابوب ہیں۔ وفَعّل :سے مراد باب تفعیل ہے ۔کبب:جھکانا۔

﴿[۲] خاصیت باب تفعیل﴾

خاصیت تفعیل ۱ تعدیہ است نحو نزل ،و نزلته ۔

﴿[۲] باب تفعیل کی خاصیت 13 ہیں﴾

ضروری نوٹ:باب تفعیل کی تیرہ خاصیتیں ہیں۔۱ تعدیہ، ۲ تصییر ۳ سلب ۴ صیرورت ۵ بلوغ ۶ مبالغہ ۷ نسبت بماخذ ،۸ الباس ماخذ ،۹ تخلیط،۱۰ تحویل، ۱۱ قصر ،۱۲ موافقت،۱۳ ابتداء۔

ہرایک کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

ترجمہ :۱ باب تفعیل کی خاصیت تعدیہ ہے۔جیسے،نزل[وہ اترا] اورنزلته :[میں نے اسکواتارا]

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 1 پہلی خصوصیت ہے] تعدیہ کا ترجمہ ہے متعدی ہونا۔تعدیہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ فعل ثلاثی مجرد میں لازم ہولیکن باب تفعیل میں جانے کے بعد وہ متعدی ہو جائے۔یہ باب تفعیل کی خاصیت ہے۔جیسے نزل: باب ضرب سے ہے اور اسکا ترجمہ ہے وہ خود اترا۔اور باب تفعیل میں نـزّل ہوتو اسکا ترجمہ ہے اسکودوسروں نے اتارا۔یہ متعدی بیک مفعول کی مثال ہے۔

(۲)متعدی بدومفعول کی مثال: جیسے،علـمـت حـقـا: میں نےحق جانا،اور باب تفعیل میں علمته حقا : میں نے اسکوحق سمجھایا۔یہاں،ہ،ضمیر مفعول اول ہےاورحقا مفعول ثانی ہے۔

۲ و تصییر است۔

۳ وسلب نحو قذیت عینه ،و قذیت عینه ۔

۴ صیرورت نحو نور ۔

ترجمہ: ۲ باب تفعیل کی دوسری خصوصیت ہے تصییر

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 1 پہلی خصوصیت ہے] تصییر کا مطلب پہلے گزر چکا ہے کہ فعل کا جو مادہ ہے فاعل ویسے ہی بن جائے تو اسکو تصییر کہتے ہیں۔جیسے وتر القوس :اس نے کمان کو کوزہ دار بنا دیا۔یہاں وتر کا ترجمہ ہے کوزہ دار بنا،اس میں قوس جو فاعل ہے وہ کوزہ دار بن گیا تو یہ تصییر ہو گیا۔

ترجمہ:۳ اورسلب: جیسے قذیت عینه:اسکی آنکھ گندی ہوگئی،اور قذیت عینه: میں نے اسکی آنکھ کی گندگی دور کردی۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 3 تیسری خصوصیت ہے] سلب کا ترجمہ ہے ختم کرنا،یا الٹا کرنا ۔یہاں اسکا مطلب یہ ہے کہ ثلاثی مجرد میں جو معنی ہے باب تفعیل میں جانے کے بعد وہ ختم کر دیا جائے گا اور اسکا الٹا کر دیا جائے گا۔جیسے ثلاثی مجرد میں قذیت عینه کا ترجمہ ہے اسکی آنکھ گندی ہوگئی ۔اور یہی فعل باب تفعیل میں جائے تو اسکا معنی ہے کہ میں نے اسکی آنکھ کی گندگی دور کر دی ۔جیسے قذیت عینه : میں نے اسکی آنکھ کی گندگی دور کردی۔ یہ سلب ہوا۔

لغت:۔قذیت :آنکھ کا گندہ ہونا۔اور باب تفعیل میں گندگی دور کرنا۔

ترجمہ:۴ اورصیرورت: جیسے نور الشجر: درخت کلی والا ہو گیا۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 4 چوتھی خصوصیت ہے] :۔صیرورت تصییر کی طرح ہے ۔صیرورت کا مطلب یہ ہے کہ فعل کے مادے میں جو صفت ہے فاعل اس صفت سے متصف

۵؎ وبلوغ نحو عمق ،وخیم .

ہوجائے ۔جیسے نوّر الشجرُ :درخت کلی والا ہوگیا۔ یہاں نور فعل ہے جسکا ترجمہ ہے کلی والا ہونا۔ درخت جو فاعل ہے وہ کلی کی صفت سے متصف ہوگیا اسی کا نام صیر ورت ہے۔

لغت :تصیر اورصیر ورت تقریبا ایک چیز ہیں۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ تصیر میں فاعل فعل کے مادے کی طرح ہوجاتا ہے۔ اورصیر ورت میں فعل میں جوصفت ہے اس کے ساتھ فاعل متصف ہوتا ہے۔

ترجمہ:۵؎ بلوغ: جیسے ،عمق :وہ گہرائی میں پہنچ گیا۔ اور خیم :وہ خیمے میں داخل ہوگیا۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 5 پانچویں خصوصیت ہے] بلوغ کا معنی ہے پہنچنا۔ یہاں اسکا مطلب یہ ہے کہ فعل میں جوصفت ہے فاعل اس صفت تک پہنچ جائے۔

پھر پہنچنے کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)......باب تفعیل میں کیفیت کے اعتبار سے پہنچنا۔ جیسے عمق الرجل :آدمی گہرائی تک پہنچ گیا۔ یہاں عمق کا معنی گہرائی ہے۔ فاعل گہرائی تک پہنچ جائے اسی کو بلوغ کہتے ہیں۔ یہ کیفیت میں بلوغ کی مثال ہوئی۔

(۲)......مکان کے اعتبار سے بلوغ کی مثال۔ جیسے خیم الرجل: آدمی خیمے میں داخل ہوگیا ۔فعل کا مادہ خیم ہے فاعل خیمے میں پہنچ جائے اسی کو بلوغ کہتے ہیں۔ اور خیمہ چونکہ مکان ہے اسلئے یہ مکان میں بلوغ کی مثال ہوئی۔ مصنف نے اسی لئے دو مثالیں دی ہیں

لغت :۔بلوغ: پہنچنا۔عمق: گہرائی تک پہنچنا۔خیم : خیمے کے اندر پہنچنا۔ یہ باب تفعیل سے ہے۔

۶ ومبالغہ(۱)نحو صرح ،(۲) و جول،(۳)و موت الابل،(۴)و قطعت الثیاب

۷ نسبت بماخذنحو فسقتہ۔

ترجمہ :۶ مبالغہ: جیسے صرح:خوب ظاہر ہوا۔جول:بہت گھوما۔موت الابل :اونٹ بہت مر گئے۔قطعت الثیاب :میں نے بہت کپڑے کاٹے۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 6 چھٹی خصوصیت ہے] مبالغہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا۔باب تفعیل کے ذریعہ اس کو بڑھا چڑھا کر بیان کرے۔

اسکی چار قسمیں ہیں اسلئے مصنف نے چار مثالیں دی ہیں ۔

(۱)......خود فعل کی کیفیت میں مبالغہ ہو۔جیسے صرّح : خوب ظاہر ہوا ۔یہاں فعل کی کیفیت میں مبالغہ ہے۔

(۲)......فعل کی مقدار میں مبالغہ ہو۔جیسے جوّل :بہت گھوما۔یہاں فعل کی مقدار میں مبالغہ ہے، کیوں کہ کئی بار گھوما ہے جس سے گھومنا بہت ہو گیا۔اور مبالغہ ہو گیا۔

(۳)......فاعل میں مبالغہ ہو۔جیسے موت الابل :بہت اونٹ مر گئے۔یہاں اونٹ فاعل ہے اس میں مبالغہ ہے۔اگر چہ باب تفعیل کے فعل سے اسکو ظاہر کیا گیا ہے۔

(۴)......مفعول میں مبالغہ ہو۔جیسے قطعت الثیاب : میں نے بہت کپڑے کاٹے۔یہاں کپڑا مفعول میں مبالغہ ہے۔

لغت:۔جول:باب تفعیل سے گھوما۔قطع: کاٹنا۔

ترجمہ:۷ ماخذ کی طرف نسبت۔جیسے فسقتہ : میں نے اسکو فسق کی طرف منسوب کیا۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 7 ساتویں خصوصیت ہے] فعل کے مادے میں جو صفت ہے

۸ؒ الباس ماخذ نحو جللتها ۔

۹ؒ وتخلیط، ای چیزے راماخذ اندود کردن نحو ذھبته۔

فاعل اس صفت کو مفعول کی طرف منسوب کردے اسکو ماخذ کی طرف منسوب کرنا کہتے ہیں۔جیسے فسقته : میں نے اسکو فاسق کہا۔اس میں فسق فعل ہے فاعل نے اسکو مفعول کی طرف منسوب کر دیا اسکو نسبت بماخذ کہتے ہیں۔

ترجمہ:۸ؒ الباس ماخذ: ماخذ پہنانا جیسے جللتها : میں نے اسکو جھول پہنائی۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 8 آٹھویں خصوصیت ہے] ماخذ پہنانے کا مطلب یہ ہے کہ فعل کے مادے میں جو چیز ہو وہ مفعول کو پہنا دے۔جیسے جللتها : میں نے اسکو جھول پہنائی ۔یہاں جلل ماخذ ہے یہ مثلاً گھوڑے کو پہنائی جو جلل کا مفعول ہے۔تو یہ،الباس ماخذ، ہوا۔

لغت :۔نسبت بماخذ اور الباس ماخذ میں فرق یہ ہے کہ نسبت بماخذ میں فعل کے ماخذ کو مفعول کی طرف منسوب کرنا ہوتا ہے۔اور الباس ماخذ میں فعل کے ماخذ کو مفعول کو پہنانا ہوتا ہے۔۔الباس: باب افعال سے پہنانا۔جلل: باب تفعیل سے جھول پہنانا۔

ترجمہ :۹ؒ تخلیط ملانا یعنی کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ ملا دے۔جیسے ذھبت الاناء: میں نے برتن پر سونے کا پانی چڑھا دیا۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 9 نویں خصوصیت ہے] تخلیط کا معنی ہے خلط ملط کرنا اور ملا دینا ۔یہاں مراد ہے فعل کا جو مادہ ہے فاعل اس مادے کو مفعول کے ساتھ ملا دے اور خلط ملط کر دے ۔جیسے ذھبت الاناء: میں نے برتنوں پر سونے کا پانی چڑھا دیا۔یہاں ذھب، فعل کا مادہ تھا اسکو اناء مفعول پر لیپ دیا اور ملا دیا اسکو تخلیط کہتے ہیں۔

لغت :۔اندود: ملانا، لیپنا۔ذھب: سونا، یا سونے کا پانی۔

۱۰ تحویل، ای گردانیدن چیزے راماخذ، یاہمچو ماخذ نحو نصرّتُه ،و خیّمتُه

۱۱ وقصر یعنی اشتقاق آن ازمرکب بجہت اختصار حکایت، نحو ھَلّلَ

ترجمہ : ۱۰ تحویل: یعنی کسی چیز کو ماخذ میں تبدیل کر دینا، یا ماخذ کی طرح بنا دینا۔ جیسے نصرته : میں نے اسکو نصرانی بنا دیا اور خیمته: میں نے اسکو خیمے کی طرح بنا دیا۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 10 دسویں خصوصیت ہے] تحویل کا لغوی ترجمہ ہے بدل ڈالنا۔ یہاں اسکےادو مطلب ہیں اسی لئے مصنف نے دو مثالیں دی ہیں۔

(۱)......ایک یہ ہے کہ فاعل اسکے مفعول کو فعل کے مادے کی طرح بنا دے۔ جیسے نصرته : میں نے اسکو نصرانی بنا دیا۔ یہاں مفعول کو نصرانی میں تبدیل کر دیا اسی کو تبدیل، اور تحویل کہتے ہیں۔

(۲)...... دوسری صورت یہ ہے کہ مفعول کو مکمل ماخذ میں تبدیل نہ کر سکے لیکن ماخذ کی طرح بنا دے اور اسکی مثل بنا دے۔ جیسے خیمت الرداء : میں نے چادر کو خیمے کی طرح بنا دیا۔ یہاں چادر کو مکمل خیمہ تو نہیں بنا سکا لیکن خیمے کی طرح بنا دیا۔ یہ تحویل مثل ماخذ ہوئی۔

لغت:۔ نصرت: نصرانی بنانا۔ خیمت :خیمہ بنانا۔

ترجمہ : ۱۱ قصر: اختصار کے لئے مرکب سے اسکو مشتق کرنا۔ جیسے ھلّل: لااله الا الله ، کہا۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 11 اگیارویں خصوصیت ہے] قصر کا معنی ہے مختصر کرنا۔ یہاں اسکا مطلب یہ ہے کہ لمبے جملے کو مختصر کر کے باب تفعیل سے بولنا اسکو قصر کہتے ہیں۔ جیسے لا الـه الا الله ،لمبا جملہ ہے اسکو مختصر کر کے صرف ھلّل بولے۔ یا الحمد لله کو مختصر کر کے صرف حمّد، بولے۔ یا سبحان الله کو مختصر کر کے صرف سبّح ، بولے اسو قصر کہتے ہیں۔

لغت :۔قصر: مختصر کرنا۔ مرکب: اس سے مراد ہے کئی الفاظ کے جملے ہوں اسکو مختصر کر دیا جائے

۱۲ (۱) وموافقت فعل (۲) وافعل (۳) وتفعل۔

۱۳ وابتداء

۔حکایت: کا ترجمہ ہے کسی بات کی طرف اشارہ کرنا۔یا اسکو نقل کرنا۔یہاں مراد ہے پورے جملے کومختصر کر کے نقل کرنا۔

ترجمہ: ۱۲ ثلاثی مجرد،اور باب افعال،اور باب تفعل کی موافقت۔۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 12 بارہویں خصوصیت ہے] موافقت کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے کہ دونوں بابوں کا ترجمہ ایک ہو اسکو معنی میں موافقت کہتے ہیں۔

باب تفعیل تین بابوں کی موافقت کرتا ہے۔

(۱)......ثلاثی مجرد کی موافقت۔یعنی جو معنی باب ثلاثی مجرد کا ہو وہی معنی باب تفعیل کا ہو۔جیسے تَمَرتُه اور تمّرتُه : دونوں کے ترجمے ہیں کھجور دینا۔حالانکہ پہلا تمر باب نصر سے ہےاور دوسرا باب تفعیل سے ہے۔تو گویا کہ باب تفعیل نے معنی میں باب نصر کی موافقت کی۔

(۲)......باب افعال کی موافقت: جیسے تمّر اور اَتْمر :دونوں کے ترجمے ہیں کھجور کا اپنی حد کو پہنچنا۔اس میں تمّر باب تفعیل سے ہےاور اَتمر باب افعال سے ہے۔

(۳)......باب تفعل کی موافقت: جیسے ترس اور تترس :دونوں کے معانی ہیں ڈھال کو کام میں لایا۔ ترس باب تفعیل سے ہے،اور اور تترس باب تفعل سے ہے تو گویا کہ باب تفعیل نے معنی میں باب تفعل کی موافقت کی۔

ترجمہ: ۱۳ ابتداء۔

تشریح :[یہ باب تفعیل کی 13 تیرہویں خصوصیت ہے] ابتداء کے دو مطلب پہلے گزر چکے ہیں (۱)......ایک یہ کہ اس لفظ کا ثلاثی مجرد نہ آتا ہو پہلی مرتبہ باب تفعیل سے آیا ہو جیسے

لقب زید عمرا : زید نے عمر کا لقب رکھا۔ یہ لفظ ثلاثی مجرد سے نہیں آتا ہے اسلئے ابتداء ہی میں یہ ترجمہ ہوا ۔اسکو ابتداء کہتے ہیں۔

(۲)...... دوسری صورت یہ ہے کہ ثلاثی مجرد سے کسی اور معنی میں آتا ہو اور باب تفعیل سے کسی دوسرے معنی میں آتا ہو۔ جیسے، **جرب** باب تفعیل سے ہو تو اسکا معنی ہے امتحان لینا اور تجربہ کرنا ۔اور باب سمع سے ہو تو اسکا معنی ہے اونٹ کا کھجلی والا ہونا۔ تو چونکہ باب تفعیل میں اسکا معنی بالکل الگ ہو گیا اسلئے اسکو ابتداء کہتے ہیں۔

﴿[۳] خاصیت باب تفعل﴾

۔خاصیت تفعل ا مطاوعت فعل است، نحو قطعته فتقطع ۔

﴿[۳] باب تفعل کی خاصیت 11 ہیں﴾

ضروری نوٹ: باب تفعل کی اگیارہ خاصیتیں ہیں۔ ا مطاوعت ۲ تکلف، ۳ تجنب ۴ لبس ماخذ ۵ تعمل ۶ اتخاذ ۷ تدریج ۸ تحول ۹ صیرورت ۱۰ موافقت ۱۱ ابتداء

ترجمہ: ا باب تفعل کی خاصیت باب تفعیل کی اطاعت قبول کرنا ہے۔ جیسے قطعتہ فتقطع : میں نے اسکو کاٹا تو وہ کٹ گیا۔

تشریح: [یہ باب تفعُل کی 1 پہلی خصوصیت ہے] اطاعت کا مطلب گزر چکا ہے کہ ایک فعل اثر کرے اور دوسرا فعل اا ثر کو قبول کرلے اسکو اطاعت کہتے ہیں۔

اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱)......ایک صورت، ایسا اثر قبول کرنا کہ وہ کبھی زائل نہ ہو۔ جیسے قطعتہ فتقطع : میں نے اسکو کاٹا تو وہ کٹ گیا۔ یہاں قطعت باب تفعیل سے ہے جس نے کاٹنے کا اثر کیا ،اور تقطع باب تفعل سے ہے جو کٹ گیا اور اثر قبول کرلیا۔ تو گویا کہ باب تفعل نے باب تفعیل کا اثر قبول کرلیا اور اسکی اطاعت کرلی۔ اور لکڑی ہمیشہ کے لئے کٹ گئی اسلئے یہ اثر زائل بھی نہیں ہوا۔

(۲)......دوسری صورت یہ ہے کہ مفعول سے وہ اثر زائل ہو جائے۔ جیسے ادبتہ فتادب : میں نے اسکو ادب دیا تو وہ ادب والا ہو گیا۔ یہاں ادب باب تفعیل سے ہے جس نے اثر کیا اور تادب باب تفعل سے ہے جس نے اثر قبول کیا۔ اور ادب کا اثر زائل ہونے والا ہے اسلئے یہ اثر زائل ہونے کی مثال ہے۔

۲ وتکلف در ماخذ نحو تجرع ، و تکوف

۳ تجنب: یعنی پرہیز کردن از ماخذ نحو تاثم ۔

ترجمہ : ۲ ماخذ حاصل کرنے میں تکلف کرنا جیسے تجوع: وہ تکلف کے ساتھ بھوکا رہا،اور

،اور تکوف: وہ مشقت کے ساتھ کوفی بنا

تشریح :[یہ باب تفعُّل کی 1 پہلی خصوصیت ہے] تکلف کا ترجمہ ہے بتکلف کسی کام کو کرنا

۔ یہاں اسکا مطلب ہے کہ ایک صفت فاعل کے اندر نہیں ہے لیکن لوگوں کو بتکلف بتا رہا ہے کہ یہ

بات میرے اندر ہے۔

پھر اسکی دو قسمیں ہیں اسلئے مصنف نے دو مثالیں دی ہیں ۔

(۱)......کوئی کیفیت اپنے اندر زبردستی ظاہر کر رہا ہو۔ جیسے تجوع: وہ تکلف کے ساتھ بھوکا رہا

۔ یہاں بھوک کی کیفیت کو بتکلف اپنے اندر ظاہر کر رہا ہے

(۲)...... بتکلف مقام حاصل کرنے کو ظاہر کر رہا ہو۔ جیسے تکوف :وہ بتکلف کوفی بنا۔ یہ

آدمی کوفی نہیں ہے لیکن زبردستی کوفی بننے کو ظاہر کر رہا ہے۔اسی کو تکلف در ماخذ کہتے ہیں۔ جو

باب تفعل کی خاصیت ہے۔

ترجمہ: ۳ تجنب: یعنی ماخذ سے پرہیز کرنا جیسے تاثم : گناہ سے پرہیز کیا۔

تشریح :[یہ باب تفعُّل کی 2 دوسری خصوصیت ہے] تجنب جنب سے مشتق ہے

پرہیز کرنا۔ یہاں مراد ہے کہ فعل کا جو مادہ ہے فاعل اس سے پرہیز کا اظہار کرے اسکو تجنب کہتے

ہیں۔ جیسے تاثم زید : زید نے گناہ سے پرہیز کیا۔ یہاں اثم فعل کا مادہ ہے۔اور باب تفعل

میں لیجا کر فاعل گناہ سے پرہیز کا اظہار کرتا ہے۔اسی کا نام تجنب ہے۔

لغت :. تجنب :جنب سے مشتق ہے باب تفعل سے پرہیز کرنا، کنارہ ہونا .تاثم : اثم

۴ لبس ماخذ نحو تختم ۔

۵ وتعمل: یعنی ماخذ را بکار بردن نحو تدھن ،وتترس ،و تخیم .

سے مشتق ہے باب تفعل سے پرہیز کرنا۔

ترجمہ: ۴ لبس ماخذ، جیسے تختم: اس نے انگوٹھی پہنی۔

تشریح: [یہ باب تفعُل کی 4 چوتھی خصوصیت ہے] لبس کا معنی ہے پہننا۔لبس ماخذ کا مطلب ہے کہ فعل کا جو مادہ ہے فاعل نے اسکو پہن لیا۔اسکولبس ماخذ کہتے ہیں۔جیسے تختم زید: زید نے انگوٹھی پہن لی۔ یہاں ختم فعل کا مادہ ہے فاعل نے اسکو پہن لیا اس لئےلبس ماخذ ہوا۔

ترجمہ: ۵ تعمل: یعنی ماخذ کو کام میں لانا۔جیسے تدھن: تیل کو کام میں لایا۔تترس: اسنے ڈھال کو کام میں لایا۔اور تخیم: اسنے خیمے کو کام میں لایا۔

تشریح: [یہ باب تفعُل کی 5 پانچویں خصوصیت ہے] . تعمل عمل سے مشتق ہے کسی چیز کو کام میں لانا۔ یہاں مراد ہے کہ فعل کا جو مادہ ہے فاعل اسکو اپنے کام میں لائے اسکو تعمل کہتے ہیں۔

پھر اسکی تین قسمیں ہیں اسی لئے مصنف نے تین مثالیں دی ہیں۔

(۱)...... پہلا۔فعل فاعل کے ساتھ چپکا ہوا ہو: فاعل فعل کو اس طرح کام میں لائے کہ فعل فاعل کے ساتھ چپکا ہوا ہو۔جیسے تدھن: اس نے تیل کو کام میں لایا۔ یہاں تیل جسم کے ساتھ چپکا ہوا ہے

(۲)......دوسرا۔فعل فاعل سے جدا محسوس ہوتا ہو جیسے تترس: اس نے ڈھال کو کام میں لایا۔ یہاں ڈھال فاعل کے سر کے قریب ہوتا سر کے ساتھ چپکا ہوا نہیں ہوتا۔

۶۔ اتخاذ: یعنی (۱) ساختن ماخذ نحو تبوب، (۲) یا گرفتن ماخذ نحو تجنب، (۳) یا چیزے را ماخذ ساختن نحو توسد الحجر، (۴) یا چیزے را در ماخذ گرفتن نحو تابط الحجر۔

---

(۳)......فعل فاعل کے پڑوس میں ہو جیسے. تخیم :اس نے خیمے کو کام میں لایا۔ یہاں خیمہ فاعل کے پڑوس میں ہوتا ہے۔ چپکا ہوا نہیں ہوتا۔ باب تفعل سے یہی عمل میں لانے کے لئے بتلانا مقصود ہوتا ہے۔

لغت :۔تدھن: دھن سے مشتق ہے تیل لگانا. تترس : ترس سے مشتق ہے، ڈھال استعمال کرنا. تخیم : خیمة سے مشتق ہے خیمہ کو کام میں لانا۔

ترجمہ:۶۔ اتخاذ:(۱) یعنی ماخذ کو ایجاد کرے جیسے تبوب: اسنے دروازہ بنایا ۔

تشریح :[یہ باب تفعُل کی 6 چھٹی خصوصیت ہے] اتخاذ ؛ اخذ سے مشتق ہے جسکا ترجمہ ہے ایجاد کرنا، اختیار کرنا، لینا۔ یہاں اسکا مطلب یہ ہے کہ فاعل فعل کے مادے کو ایجاد کرے، یا فعل کے مادے کو اختیار کرے۔ جیسے تبوب :اس نے دروازہ ایجاد کیا۔ تو باب تفعل کے ذریعہ فعل کو ایجاد کرنے کو بتایا اسی کو اتخاذ ماخذ کہتے ہیں۔

اسکی چار صورتیں ہیں اسی لئے مصنف نے چار مثالیں دی ہیں۔

(۱)......پہلی صورت۔ ایجاد کرنے کی مثال جیسے تبوب :اس نے دروازہ ایجاد کیا۔ یہ باب تفعل سے ہے اور ایجاد کرنے کو بتایا ہے۔

(۲)......دوسری صورت۔ ماخذ کو اختیار کرنا جیسے تجنب :اس نے ایک جانب اختیار کی۔ یہاں باب تفعل کے ذریعہ یہ بتایا کہ فاعل نے فعل کے مادے کو اختیار کیا۔ اسکو اتخاذ کہتے ہیں۔

(۳)......تیسری صورت۔ مفعول کو فعل کا مادہ بنا دینا: یعنی فاعل مفعول کو فعل کا مادہ بنا دے

ے وتدریج: یعنی تکرار عمل بمہلت نحو تجرع،و تحفظ القرآن ۔

۔جیسے توسد الحجر :اس نے پتھر کو تکیہ بنالیا۔ یہاں فعل کا مادہ ہے توسد اور حجر مفعول ہے فاعل نے حجر مفعول کو توسد، یعنی تکیہ بنادیا اسکو اتخاذ ماخذ کہتے ہیں۔

(۴)......مفعول کو فعل کے مادے میں لیلے، جیسے تابط زید الحجر : زید نے پتھر کو بغل میں لے لیا۔ یہاں تابط فعل کا مادہ ہے جسکا معنی ہے بغل میں لینا۔ پتھر کو بغل میں لے لیا۔تو گویا کہ مفعول کو فعل کے مادے میں لے لیا۔ یہ اتخاذ کی چوتھی صورت ہوئی

لغت :۔ساختن ماخذ: کا مطلب ہے ماخذ کو ایجاد کرے جیسے تبوب۔گرفتن ماخذ: کا مطلب ہے کہ ماخذ یعنی فعل کے مادے کو اختیار کرے جیسے تجنب :اس نے ایک کنارہ اختیار کیا ۔چیزے را ماخذ ساختن: کا مطلب ہے کہ مفعول کو فعل کا مادہ بنادے۔جیسے توسد الحجر :اس نے پتھر کو تکیہ بنایا۔چیزے را در ماخذ گرفتن : کا مطلب ہے کہ مفعول کو ماخذ کے اندر لے لیا۔جیسے تابط الحجر : پتھر کو بغل میں لے لیا.توسد : وسادة سے مشتق ہے تکیہ بنانا.تابط :ابط سے مشتق ہے بغل میں لینا۔

ترجمہ :ے تدریج کام کو آہستہ آہستہ کئی بار کرنا۔جیسے تجرع :اس نے گھونٹ گھونٹ پانی پیا،تحفظ :اس نے آہستہ آہستہ قرآن یاد کیا۔

تشریح :[یہ باب تفعُل کی 7 ساتویں خصوصیت ہے] تدریج کا ترجمہ ہے کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔

اب اسکی دو قسمیں ہیں۔اسی لئے مصنف نے دو مثالیں دی ہیں۔

(۱)......ایک تو یہ ہے کہ بیک وقت کرسکتا ہے پھر بھی وہ آہستہ آہستہ کر رہا ہے۔جیسے تجرع : اس نے گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔اب پانی بیک وقت پی سکتا ہے پھر بھی آہستہ آہسہ پیا۔

۸ وتحول یعنی گشتن شئی عین ماخذ نحو تنصر ، یا ہمچو ماخذ نحو تبحر

(۲)......دوسری صورت یہ ہے کہ بیک وقت کر ہی نہیں سکتا اس لئے آہستہ آہستہ کر رہا ہے۔ جیسے **تحفظ القرآن** :اس نے قرآن کو آہستہ آہستہ یاد اسلئے کیا کہ بیک وقت قرآن یاد کر ہی نہیں سکتا۔ اسی کو تدریج کہتے ہیں

لغت :۔تدریج: آہستہ آہستہ کرنا۔ **تجرع** : **جرعة** سے مشتق ہے باب تفعل میں آہستہ آہستہ پینا۔

ترجمہ :۸ تحول: یعنی کسی چیز کا ماخذ میں بدل جانا، یا ماخذ کی طرح ہو جانا۔ جیسے **تنصر** :وہ نصرانی ہو گیا، اور **تبحر** :وہ وہ علم میں سمندر جیسا ہو گیا۔

تشریح :[یہ باب تفعُّل کی 8 آٹھویں خصوصیت ہے] تحول کا ترجمہ ہے بدلنا۔ یہاں اسکا مطلب ہے کہ فعل کا جو مادہ ہے فاعل بدل کر فعل کے مادے کی طرح ہو گیا۔ یا فعل کا مادہ ہی بن گیا۔ اسلئے تبدیل کی دو قسمیں ہیں۔ اسی لئے مصنف نے دو مثالیں دی ہیں۔

(ا)......فاعل فعل کا مادہ ہی بن جائے۔ جیسے **تنصر** :وہ نصرانی بن گیا۔ یہاں فاعل نصرانی بن کر خود فعل کے مادے میں ڈھل گیا۔ یہ تحول کی پہلی قسم ہوئی۔

(۲)......فاعل فعل کا مادہ تو نہ بنے لیکن فعل کے مادے کی طرح بن جائے۔ جیسے **تبحر زید**: زید علم میں سمندر کی طرح بن گیا۔ یہاں زید مکمل سمندر تو نہ بن سکا لیکن وسعت علم میں سمندر جیسا وسیع ہو گیا۔ یہ تبدیل اور تحول کی دوسری قسم ہوئی۔

لغت:. **تحول**: کا معنی ہے بدلنا۔ **تبحر** : **بحر** سے مشتق ہے سمندر جیسا ہونا۔

۹ صیرورت: نحو تمول۔

۱۰ موافقت (۱) مجرد، (۲) وافعل (۳) وفعل (۴) واستفعل۔

ترجمہ: ۹ صیرورت: جیسے تمول: وہ مالدار ہو گیا۔

تشریح: [یہ باب تفعُّل کی 9 نویں خصوصیت ہے] صیرورت کا ترجمہ ہے ہو جانا۔ یہاں مراد ہے کہ فاعل فعل کے مادے کے معنی میں ڈھل جائے اور فعل ہی بن جائے جیسے تمول زید: زید مالدار بن گیا۔ یہاں فعل کا مادہ ہے مال اور زید فاعل مالدار بن گیا اور فعل ہو گیا تو اسکو صیرورت کہتے ہیں۔

ترجمہ: ۱۰ (۱) ثلاثی مجرد (۲) باب افعال (۳) باب تفعیل (۴) اور باب استفعال کی موافقت۔

تشریح: [یہ باب تفعُّل کی 10 دسویں خصوصیت ہے] موافقت کا ترجمہ گزر چکا ہے کہ دونوں بابوں کے معانی ایک ہوں۔

باب تفعل چار بابوں کی موافقت کے لئے آتا ہے۔

(۱)...... ثلاثی مجرد کی موافقت۔ یعنی جو معنی ثلاثی مجرد کا ہو وہی معنی باب تفعل کا بھی ہو۔ جیسے تقبل اور قبل: دونوں کے معانی ہیں قبول کیا۔ حالانکہ تقبل باب تفعل سے ہے اور قبل باب سمع سے ہے۔

(۲)...... باب افعال کی موافقت۔ جیسے تھجل اور اھجل: دونوں کے معانی ہیں نیند کو دور کرنا۔ حالانکہ تھجل باب تفعل سے ہے اور اھجل باب افعال سے ہے۔ تو گویا کہ باب تفعل نے معنی میں باب افعال کی موافقت کی۔

(۳)...... باب تفعیل کی موافقت۔ جیسے، تکذب اور کذب: دونوں کے معانی ہیں جھوٹ کی

اا۔ ابتداء

طرف منسوب کیا۔حالانکہ تکذب باب تفعل سے ہےاور کذب باب تفعیل سے ہے۔

(۴)......باب استفعال کی موافقت۔جیسے تحوج اور استحوج :دونوں کے معانی ہیں ،اسنے حاجت طلب کی۔حالانکہ تحوج باب تفعل سے ہےاوراستحوج باب استفعال سے ہے

ترجمہ:اا۔ ابتداء

تشریح:[یہ باب تفعُّل کی 11 اگیارویں خصوصیت ہے] ابتداء کے دومطلب ہیں۔

(۱)......یہ فعل ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہ ہو پہلی مرتبہ باب تفعل سے آیا ہو۔چونکہ پہلی مرتبہ باب تفعل سے آیا اسلئے یہ ابتداء ہوا۔جیسے ،تشمش :وہ آفتاب میں کھڑا ہوا۔یہ لفظ ثلاثی مجرد سے نہیں آتا پہلی مرتبہ باب تفعل سے آیا ہے۔

(۲)......مجرد سے آئے تو کسی اور معنی میں ہو اور باب تفعل سے آئے تو کسی دوسرے معنی میں ہو ۔جیسے تکلم:باب تفعل سے ہو تو ترجمہ ہے اس نے بات کی۔اور کلم :باب ضرب سے آئے تو ترجمہ ہے اس نے زخمی کیا۔یہ معنی پہلے معنی سے الگ ہے اسلئے یہ ابتداء ہوا۔

﴿[۴] خاصیت باب مفاعلت﴾

خاصیت مفاعلت ۱ مشارکت است: یعنی شریک بودن فاعل ومفعول در فاعلیت ومفعولیت۔ای ہر یک مرد دیگرے را،نحو قاتل زید عمرا ،

﴿[۴] خاصیت باب مفاعلت کی خاصیت 3 ہیں﴾

ضروری نوٹ:باب مفاعلت کی تین خاصیتیں ہیں ۱ مشارکت، ۲موافقت ۳ ابتداء

ترجمہ :۱ باب مفاعلت کی خاصیت مشارکت ہے: یعنی فاعل اور مفعول دونوں فاعلیت اورمفعولیت میں شریک ہوں۔جیسے قاتل زید عمرا : زیداور عمر دونوں نے ایک دوسرے سے قتال کیا۔

تشریح :[یہ باب مفاعلت کی 1 پہلی خصوصیت ہے] مشارکت کا مطلب یہ ہے کہ فاعل اور مفعول دونوں ایک ہی کام میں شریک ہوں چاہے عبارت کے اعتبار سے ایک فاعل اور دوسرا مفعول ہو لیکن دونوں فاعل بن سکتے ہوں اور دونوں مفعول بن سکتے ہوں ۔اسکو فعل میں مشارکت کہتے ہیں۔جیسے قاتل زید عمرا : زیداور عمر دونوں نے ایک دوسرے سے قتال کیا ۔یہاں زید فاعل ہے اور عمر مفعول ہے لیکن قتال زید نے بھی کیا ہے اور عمر نے بھی کیا ہے۔گویا دونوں فاعل بھی ہیں اور دونوں مفعول بھی ہیں۔اگر چہ لکھنے کے اعتبار سے ایک فاعل ہے اور دوسرا مفعول ہے۔اسی کو مشارکت کہتے ہیں۔

لغت :۔ای ہر یک مرد دیگرے را: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دونوں فاعل بھی بن سکتے ہوں اور دونوں مفعول بھی بن سکتے ہوں۔

(نوٹ) البتہ لکھنے کے اعتبار سے ایک فاعل ہوگا اور دوسرا مفعول ہوگا۔

۲؎ وموافقت (۱) مجرد (۲) وافعل (۳) وفعل (۴) وتفاعل ۔

ترجمہ :۲؎ (۱) ثلاثی مجرد (۲) اور باب افعال (۳) اور باب تفعیل ، (۴) اور باب تفاعل کی موافقت ۔

تشریح :[یہ باب تفعُل کی 2 دوسری خصوصیت ہے] موافقت کا مطلب پہلے گزر چکا ہے کہ دونوں بابوں کے معانی ایک ہوں اسکو موافقت کہتے ہیں ۔ باب مفاعلت تین بابوں کی موافقت کرتا ہے ۔

(۱)......ثلاثی مجرد کی موافقت ۔جیسے **سافرت** اور **سفرت**: دونوں کے معانی ہیں میں نے سفر کیا۔ حالانکہ **سافرت** باب مفاعلت سے ہے اور **سفرت** باب نصر سے ہے۔تو گویا کہ باب مفاعلت نے معنی میں باب نصر کی موافقت کی ۔

(۲)......باب افعال کی موافقت: جیسے **باعدته** اور **ابعدته**: دونوں کے معانی ہیں میں نے اسکو دور کیا۔ حالانکہ **باعد**

باب مفاعلت سے ہے اور **ابعد** باب افعال سے ہے۔

(۳)......باب تفعیل کی موافقت : **ضاعفته** اور **ضعّفته** : دونوں کے معانی ہیں میں نے اسکو دوگنا کیا ۔حالانکہ **ضاعف** باب مفاعلت سے ہے اور **ضعّف** باب تفعیل سے ہے۔اس لئے دونوں میں موافقت ہوئی ۔

(۴)......باب تفاعل کی موافقت: جیسے **شاتما** اور **تشاتما** : دونوں کے معانی ہیں آپس میں گالم گلوج کی ۔حالانکہ **شاتما** باب مفاعلت سے ہے اور **تشاتما** باب تفاعل سے ہے۔لیکن چونکہ دونوں کے معانی ایک ہیں اسلئے گویا کہ باب مفاعلت نے معنی میں باب تفاعل کی موافقت کی

۳۔ ابتداء

ترجمہ:۳۔ ابتداء

تشـــــریـــح :[یہ باب تفعُّل کی 3 تیسری خصوصیت ہے] ابتداء کا معنی ہے شروع سے ۔ یہاں اس کے دومطلب ہیں۔

(۱)...... یاتو یہ فعل ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہ ہو۔جیسے متاخه: زمین کی سرحد کو ملانا۔ یہ لفظ ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہیں ہے پہلی مرتبہ باب مفاعلت سے آیا۔اسلئے یہ ابتداء ہوا۔

(۲)......ثلاثی مجرد سے کسی اور معنی میں آتا ہواور باب مفاعلت سے دوسرے معنی میں آتا ہو ۔جیسے قاسا زید هذه الشدة : زید نے اس سختی کو برداشت کیا۔اور ثلاثی مجرد میں یہ لفظ قسوة ہے جسکا معنی ہے سخت دل ہونا۔تو ثلاثی مجرد میں کوئی اور معنی ہےاور ثلاثی مزید میں دوسرا معنی ہے اسلئے یہ ابتداء ہوا۔

﴿[۵] خاصیت باب تفاعل﴾

خاصیت تفاعل ا۔ تشارک است: ای شرکت دوشئی در صدور، وتعلق فعل: یعنی از ہریک بدیگرے، نحو تشاتما۔ وشرکت درصدور فقط کما ست، نحو ترافعا شئیا۔

﴿[۵] باب تفاعل کی خاصیت 5 ہیں﴾

ضروری نوٹ: باب تفاعل کی پانچ خاصیتیں ہیں۔ ا۔ تشارک ۲۔ دوسروں کو دکھلانا ۳۔ باب مفاعلت کی اطاعت، ۴۔ موافقت ، ۵۔ ابتداء۔

ترجمہ: ا۔ باب تفاعل کی خاصیت تشارک ہے: یعنی دو آدمی شرکت کرے فعل کے صادر کرنے میں بھی اور دونوں پر فعل پڑے بھی۔ جیسے **تشاتما**: دونوں نے گالم گلوچ کی۔

تشریح: [یہ باب تفاعل کی 1 پہلی خصوصیت ہے] تشارک: کا ترجمہ ہے کہ دو آدمی ایک کام میں شریک ہوں۔ یہاں اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی کام دو آدمیوں سے صادر بھی ہوا ہو اور وہ کام دونوں پر پڑا بھی ہو۔ اسی لئے باب تفاعل میں دو فاعل ہوتے ہیں یہاں تک کہ پہلا مفعول بھی فاعل بن جاتا ہے۔ جیسے **تشاتما زید و عمر**: زید اور عمر دونوں نے ایک دوسرے کو گالم گلوچ کیا۔ یہاں گالی کا فاعل زید بھی ہے اور عمر بھی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ عمر مفعول ہو۔ اسلئے شتم: گالی دونوں سے صادر ہوئی ہے۔ اور گالی دونوں پر پڑی بھی ہے جسکو کہتے ہیں کہ دونوں سے فعل متعلق ہے۔

نوٹ: تشارک یعنی دو آدمی فاعل بنے اور دونوں سے فعل صادر ہوا اور دونوں پر فعل پڑے یہ باب تفاعل کی اہم خاصیت ہے۔

لغت: ۔شرکت دوشئی درصدور: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ باب تفاعل میں فعل دو فاعلوں سے صادر ہوگا۔ اسی کو تشارک کہتے ہیں۔ وتعلق فعل یعنی از ہریک بدیگرے: اس عبارت کا

۲ تخییل: یعنی نمودن غیر را حصول ماخذ در خود نحو تمارض ۔

۳ و مطاوعت فاعل بمعنی افعل نحو باعدته فتباعد۔

مطلب یہ ہے کہ فعل دونوں فاعلوں سے متعلق ہوگا۔یعنی دونوں فاعلوں پر فعل پڑے گا۔جیسے گالی دونوں پر پڑتی ہے، مار دونوں پر پڑتی ہے۔

وشرکت در صدور فقط کم است: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ فعل دونوں فاعلوں سے صادر بھی ہو گا اور دونوں فاعلوں پر پڑے گا بھی۔لیکن ایسا کم ہوگا کہ دونوں فاعلوں سے فعل صادر تو ہو لیکن ان پر پڑے نہیں صرف صادر ہو کر رہ جائے۔جیسے ترافعا زید وعمر شئیا : زید اور عمر نے کسی چیز کو اٹھایا۔یہاں اٹھانے میں دونوں شریک ہیں لیکن اٹھانا کسی پر پڑا نہیں بلکہ اٹھا کر معاملہ ختم ہو گیا۔اسی کو مصنف نے کہا صدور فقط کم است۔

ترجمہ: ۲ تخییل: یعنی دوسروں کو بتلانا کہ میرے اندر ماخذ حاصل ہو چکا ہے جیسے تمارض : اس نے اپنے آپ کو بیمار ظاہر کیا۔

تشریح : [یہ باب تفاعل کی 2 دوسری خصوصیت ہے]: ۔تخییل کا معنی ہے دوسرے کے دل میں خیال ڈالنا۔ یہاں اس کا مطلب ہے کہ ایک بات فاعل میں نہیں ہے لیکن دوسرے کو بتلا رہا ہے کہ میرے اندر یہ بات ہے۔جیسے تمارض : اسنے اپنے آپکو بیمار ظاہر کیا۔یہاں بیمار تو نہیں ہے لیکن لوگوں کو بتلا رہا ہے کہ وہ بیمار ہے۔اسی کو تخییل کہتے ہیں۔

ترجمہ :۳ باب مفاعلت کی اطاعت بشرطیکہ وہ باب افعال کے معنی میں ہو۔جیسے باعدته فتباعد: میں نے اسکو دور کیا تو وہ دور ہو گیا۔

تشریح :[یہ باب تفاعل کی 3 تیسری خصوصیت ہے] باب تفاعل باب مفاعلت کا اثر قبول کرتا ہے اور اسکی اطاعت کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ باب مفاعلت باب افعال کے معنی میں

۴ وموافقت (۱) مجرد، (۲) وافعل۔

۵ ابتداء۔

ہو۔جیسے **باعدتہ فتباعد** : میں نے اسکودور کیا تو وہ دور ہو گیا۔یہاں باعد باب مفاعلت سے ہے جس نے دور کرنے کا اثر کیا اور تباعد، باب مفاعلت سے ہے جو دور ہو گیا اور باب مفاعلت کا اثر قبول کرلیا۔اسکومطاوعت کہتے ہیں۔

ترجمہ: ۴ ثلاثی مجرد کی موافقت اور باب افعال کی موافقت۔

تشریح : [یہ باب تفاعل کی 4 چوتھی خصوصیت ہے]۔ پہلے گزر چکا ہے کہ دو بابوں کے معانی ایک ہوں تو اسکوموافقت کہتے ہیں۔باب تفاعل ثلاثی مجرداور باب افعال کی موافقت کرتا ہے۔

(۱)......ثلاثی مجرد کی موافقت۔جیسے، **تعالیٰ** اور **علیٰ** : دونوں کے معانی ہیں وہ بلند ہوا ۔حالانکہ **تعالیٰ** باب تفاعل سے ہےاور **علیٰ** باب نصر سے ہے۔

(۲)......باب افعال کی موافقت۔جیسے **تیامن** اور **ایمن** : دونوں کے معانی ہیں وہ یمن میں داخل ہوا۔حالانکہ **تیامن** باب تفاعل سے ہے اور ایمن: باب افعال سے ہے لیکن چونکہ دونوں کے معانی ایک ہیں اسلئے گویا کہ باب تفاعل نے معنی میں باب افعال کی موافقت کی۔

ترجمہ: ۵ ابتداء

تشریح : [یہ باب تفاعل کی 5 پانچویں خصوصیت ہے] ابتداء کے دو مطلب گزر چکے ہیں ۔(۱)......ثلاثی مجرد سے وہ لفظ سے آتا ہی نہ ہو پہلی مرتبہ وہ باب تفاعل سے آیا ہو۔جیسے **تداحک** : وہ داخل ہوا۔یہ لفظ ثلاثی مجرد سے نہیں آتا صرف باب تفاعل سے آتا ہے اسلئے یہ ابتداء ہوا۔

(۲) ثلاثی مجرد سے کسی اور معنی میں آتا ہو اور باب تفاعل میں کسی دوسرے معنی میں آتا ہو۔جیسے

۶ے ولفظے کہ در مفاعلت دو مفعول میخواست در تفاعل یکے خواہد۔ واگر نہ لازم بود:

تبارک باب تفعل سے ہو تو اسکا معنی ہے وہ مقدس اور برکت والا ہوا۔ اور برک باب نصر سے ہو تو اسکا معنی ہے اونٹ بیٹھا۔ چونکہ دونوں کے معانی الگ الگ ہیں اسلئے یہ ابتداء ہوا۔

ترجمہ :۶ے ولفظے کہ در مفاعلت دو مفعول میخواست در تفاعل یکے خواہد۔ واگر نہ لازم بود:

جو لفظ باب مفاعلت میں دو مفعول چاہتا ہے وہ باب تفاعل میں آکر ایک چاہے گا۔ اور اگر پہلے سے ایک ہی مفعول ہو تو لازم ہو جائے گا۔

تشریح :[یہ باب تفاعل کی 6 چھٹی خصوصیت ہے] یہاں سے باب تفاعل اور باب مفاعلت میں فرق بتانا چاہتے ہیں۔ جو ایک اصول پر متفرع ہے وہ یہ ہے کہ باب مفاعلت میں اگرچہ مفعول بھی فعل کے صادر کرنے میں شریک ہوتا ہے پھر بھی لکھنے کے اعتبار سے وہ مفعول لکھا جاتا ہے۔ لیکن باب تفاعل میں لکھنے کے اعتبار سے بھی دو فاعل چاہیئے۔

اس اصول کی بناء پر باب مفاعلت میں جس لفظ میں ایک مفعول تھا جب وہ باب تفاعل میں آئے گا تو وہ مفعول فاعل بن جائے گا اسلئے وہ لفظ بغیر مفعول کے باقی رہ جائے گا۔ اور فعل متعدی کے بجائے لازم ہو جائے گا۔ جیسے ضارب زید عمرا : یہاں باب مفاعلت میں عمرا مفعول ہے۔ لیکن یہی جملہ جب باب تفاعل میں آئے گا تو عمرا فاعل بن جائے گا اور جملہ بغیر مفعول کے باقی رہ جائے گا جیسے۔ تضارب زیدٌ وعمرٌ : یہاں عمر دوسرا فاعل بن گیا۔

اور اگر باب مفاعلت میں متعدی بدو مفعول تھا تو پہلا مفعول فاعل بن جائے گا اسلئے ایک ہی مفعول رہ جائے گا۔ جیسے باب مفاعلت میں ہے جاذبتُ زیدا ثوبا ۔ اور باب تفاعل میں ہو جائے گا تجاذبتُ و زیدٌ ثوبا : یہاں زید بھی فاعل بن گیا اور ثوبا ایک ہی مفعول باقی رہ گیا۔

واگر نہ لازم بود: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ باب مفاعلت میں دو مفعول نہیں ہیں بلکہ ایک ہی مفعول ہے تو باب تفاعل میں آکر وہ مفعول فاعل بن جائے گا اس لئے کوئی مفعول باقی نہ رہنے کی

﴿[٦] خاصیت باب افتعال﴾

۱ اتخاذ است،نحو ،احتجر ،و اجتنب ،و اغتذی الشاة ،واعتضد الحجر

وجہ سے وہ فعل متعدی کے بجائے لازم ہوجائے گا۔

﴿[٦] باب افتعال کی خاصیت 6 ہیں﴾

ضروری نوٹ: باب افتعال کی چھ خاصیتیں ہیں۔ ۱ اتخاذ ۲ تصرف ۳ تخیر ۴ مطاوعت ۵ موافقت ٦ ابتدا

ترجمہ: ۱ باب افتعال کی خاصیت اتخاذ ہے۔ جیسے احتجر: اس نے کمرہ بنایا، اور اجتنب: اسنے ایک کونہ اختیار کیا، اوراغتذی الشاة: اس نے بکری کوغذا بنایا، اور اعتضد الحجر: اسنے پتھر کو بازو میں لیا۔

تشریح: [یہ باب افتعال کی 1 پہلی خصوصیت ہے] پہلے گزر چکا ہے کہ اتخاذ کی چار صورتیں ہیں۔ اسی لئے مصنف نے چار مثالیں پیش کیں ہیں۔

(۱)...... فاعل فعل کے مادے کو ایجاد کرے اور بنائے اسکو اتخاذ کہتے ہیں۔ جیسے احتجر: اسنے کمرہ بنایا، ااوراسکو ایجاد کیا۔ تو اس میں فاعل نے فعل کے مادے حجرہ کو ایجاد کیا اور بنایا یہ اتخاذ کی پہلی شکل ہے۔

(۲)...... اتخاذ کی دوسری شکل یہ ہے کہ فاعل فعل کے مادے کو اختیار کرے اور پکڑے۔ جیسے ،اجتنب زید: زید نے ایک کونہ اختیار کیا، اور پکڑا۔ یہاں زید فاعل نے فعل کے مادے جنب کو اختیار کیا اور پکڑا یہ اتخاذ کی دوسری شکل ہے۔

(۳)......تیسری شکل یہ ہے کہ فاعل کسی چیز کو عین ماخذ بنادے۔ جیسے،اغتذی زید الشاة :

۲ وتصرف: یعنی جد نمودن در فعل۔ نحو اکتسب

زید نے بکری کو غذا بنائی۔ یہاں اغتذی غذا سے مشتق ہے۔ زید نے بکری کو غذا بنالی تو گویا کہ بکری عین ماخذ بن گئی۔ یہ اتخاذ کی تیسری صورت ہوئی۔

(۴)...... چوتھی شکل یہ ہے کہ فاعل کسی چیز کو فعل کے مادے میں لے لے۔ جیسے اعتضد زید الحجر: زید نے پتھر کو بازو میں لیا۔ اعتضد: عضد سے مشتق ہے جسکا ترجمہ ہے بازو میں لینا۔ زید نے پتھر کو بازو میں لے لیا یعنی پتھر کو فعل میں لے لیا۔ یہ اتخاذ کی چوتھی شکل ہوئی۔

لغت :۔ اتخاذ: اخذ سے مشتق ہے۔ لینا، یا بنانا۔ یہاں مراد ہے کہ مفعول کو فعل کے مادے میں لے لے، یا کسی چیز کو فعل کا مادہ بنالے۔ احتجر: حجرۃ سے مشتق ہے؛ کمرہ بنانا، اجتنب: جنب سے مشتق ہے، ایک کنارہ اختیار کرنا، اغتذی: غذاء سے مشتق ہے، غذا بنانا، اعتضد: عضد سے مشتق ہے، بازو میں لینا۔

ترجمہ :۲ تصرف یعنی فعل حاصل کرنے میں کوشش کرنا۔ جیسے اکتسب: اس نے کمانے میں کوشش کی۔

تشریح :[یہ باب افتعال کی 2 دوسری خصوصیت ہے] تصرف کا مطلب یہ ہے کہ باب افتعال کے ذریعہ سے یہ بتلایا جائے کہ مادہ فعل کے حاصل کرنے میں بہت کوشش کی ہے۔ جیسے اکتسب زید: زید نے کمانے میں بہت کوشش کی ہے۔ یہاں فعل کا مادہ کسب ہے اور باب افتعال کے ذریعہ یہ بتلایا کہ کسب کی بہت کوشش کی اسی کو تصرف کہتے ہیں۔

۳؎ و تخيير اى فعل الفاعل الفعل لنفسه ،نحو اكتال ـ

۴؎ ومطاوعت فعل ،نحو غممته فاغتم

ترجمہ :۳؎ تخییر: فاعل کا فعل کو اپنے لئے کرنا، تخییر کہلاتا ہے۔جیسے **اکتال زید** : زید نے اپنے لئے ناپا۔

تشریح :[یہ باب افتعال کی 3 تیسرا خصوصیت ہے] . **تخییر** کا معنی ہے پسند کرنا۔فاعل فعل کو اپنے لئے کرے ،یا پسند کرے اسکو **تخییر** کہتے ہیں۔جیسے **اکتال زید** : زید نے اپنے لئے ناپا۔تو اپنے لئے ناپنا اسکو **تخییر** کہتے ہیں۔

لغت :۔تخییر: خیر سے مشتق ہے اپنے لئے پسند کرنا، یا اپنے لئے کام کرنا۔**اکتال** : کیل سے مشتق ہے کیل کرنا، ناپنا۔

ترجمہ :۴؎ باب تفعیل کی اطاعت ہے۔جیسے **غممته فاغتم** : میں نے اسکو غمگین کیا تو وہ غمگین ہو گیا۔

تشریح :[یہ باب افتعال کی 4 چوتھی خصوصیت ہے] مطاوعت کا مطلب یہ ہے کہ باب تفعیل نے اثر کیا تو باب افتعال نے اس اثر کو قبول کر لیا۔جیسے **غممته فاغتم** : میں نے اسکو غمگین کیا ۔ یہ باب تفعیل سے ہے۔اس نے غمگین کرنے کا اثر کیا۔**فاغتم** : پس وہ غمگین ہو گیا ۔**اغتم** : باب افتعال سے ہے۔اور وہ غمگین ہو گیا یعنی باب تفعیل کے اثر کو قبول کر لیا، اور اسکی اطاعت قبول کر لی۔

لغت:۔مطاوعت: اطاعت سے مشتق ہے، اطاعت قبول کرنا، غمم: غمگین کرنا۔

۵ وموافقت مجرد، وافعل وتفعل، وتفاعل، واستفعل

ترجمہ: ۵ ثلاثی مجرد کی موافقت، اور باب افعال کی، اور باب تفعیل کی، اور باب تفاعل کی اور باب استفعال کی موافقت۔

تشریح: [یہ باب افتعال کی 5 پانچویں خصوصیت ہے] موافقت کا مطلب گزر چکا ہے کہ دونوں بابوں کے معانی ایک ہی ہوں اسکو موافقت کہتے ہیں۔

یہاں پانچ بابوں کے ساتھ موافقت ہے۔ انکی تشریح اس طرح ہے۔

(۱)......ثلاثی مجرد کے ساتھ موافقت، یعنی جو معنی ثلاثی مجرد کے باب میں ہوگا وہی معنی باب افتعال کے باب میں ہوگا جیسے ابتلج الصبح، اور بلج الصبح؛ دونوں کے معانی ہیں صبح روشن ہوگئی۔ حالانکہ ابتلج باب افتعال سے
ہے اور بلج نصر سے ہے جو ثلاثی مجرد ہے۔

(۲)......باب افعال کی موافقت۔ یعنی جو معنی باب افعال کا ہے وہی معنی باب افتعال میں آکر بھی ہوگا۔ جیسے، احتجز
اور احجز: دونوں کے معانی ہیں حجاز میں داخل ہوا۔ حالانکہ احتجز باب افتعال سے ہے اور احجز باب افعال سے ہے لیکن دونوں کے معانی ایک ہیں اسلئے یہ باب افعال کی موافقت ہوئی

(۳)......باب تفعل کی موافقت۔ جیسے، ارتدی اور تردی: دونوں کے معانی ہیں چادر استعمال کی۔ حالانکہ ارتدی باب افتعال سے ہے اور تردی باب تفعل سے ہے لیکن دونوں کے معانی ایک ہیں۔ اسلئے گویا کہ باب افتعال نے باب تفعل کی موافقت کی۔

(۴)......باب تفاعل کی موافقت۔ جیسے، اختصم زید و عمر، اور تخاصم زید و عمر: دونوں کے ترجمے ہیں زید اور عمر آپس میں جھگڑے۔ حالانکہ اختصم باب افتعال سے ہے اور

٦ؔ وابتداء

تخاصم باب تفاعل سے ہے۔

(۵)......باب استفعال کی موافقت، جیسے، ایتجر ،اور استاجر :دونوں کے معانی ہیں، اجرت طلب کی۔ حالانکہ ایتجر باب افتعال سے ہے اور استاجر باب استفعال سے ہے

ترجمہ:٦ؔ ابتداء

تشریح :[یہ باب افتعال کی 5 پانچویں خصوصیت ہے] ابتدا کے دو مطلب گزر چکے ہیں

(۱)......ایک مطلب تو یہ ہے کہ یہ فعل ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہیں ہے پہلی مرتبہ ثلاثی مزید یعنی باب افتعال سے آیا ہے اسی لئے اسکو ابتدا کہتے ہیں جیسے **الائتیام** : بھوکی بکری کو ذبح کرنا۔ اب الائتیام ثلاثی مجرد سے نہیں آتا پہلی مرتبہ باب افتعال سے آیا ہے۔ اسلئے اسکو ابتدا کہتے ہیں۔

(۲)......اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہ فعل ثلاثی مجرد سے آئے تو اسکا معنی کچھ اور ہو، اور باب افتعال سے آئے تو اسکا معنی بالکل دوسرا ہو جائے تو گویا کہ ابتداء ہی سے یہ معنی دوسرا ہو گیا، اسلئے یہ ابتداء ہوا۔ جیسے **استلم** :اس نے پتھر چوما، یہ باب افتعال سے ہے اور ثلاثی مجرد سے **سلم** آئے تو اسکا ترجمہ ہے وہ سالم رہا۔ یہ ترجمہ پتھر چومنے کے ترجمے سے بالکل الگ ہے اسلئے یہ ابتداء ہوا۔

﴿[۷] خاصیت باب استفعال﴾

خاصیت استفعال ۱ طلب است نحو استطعمته

۲ ولیاقت است نحو استرقع الثوب

﴿[۷] باب استفعال کی خاصیت 10 ہیں﴾

ضروری نوٹ :باب استفعال کی دس خاصیتیں ہیں۔۱ طلب ۲ لیاقت ۳ وجدان ۴ حسبان ۵ تحول ۶ اتخاذ ۷ قصر ۸ باب افعال کی مطاوعت ۹ موافقت ۱۰ ابتدا۔

ترجمہ:۱ باب استفعال کی خاصیت طلب ہے جیسے استطعمته: میں نے اس سے کھانا مانگا۔

تشریح :[یہ باب استفعال کی 1 پہلی خصوصیت ہے] طلب کا مطلب یہ ہے کہ باب استفعال کے ذریعہ کسی چیز کو طلب کی جائے ۔یہ باب استفعال کی اہم خاصیت ہے ۔جیسے استطعمته :میں نے اس سے کھانا طلب کیا۔یہاں طعم فعل کا مادہ ہے جسکا ترجمہ ہے کھانا ۔اور باب استفعال کا،س،اور،ت،لگایا تو ترجمہ ہو گیا کھانا طلب کیا۔

ترجمہ:۲ لیاقت: جیسے،استرقع الثوب : کپڑا پیوند کے لائق ہو گیا۔

تشریح :[یہ باب استفعال کی 2 دوسری خصوصیت ہے] لیاقت کا مطلب ہے کہ فاعل فعل کے مادے کے لائق ہو گیا،اوراس میں اسکی لیاقت پیدا ہوگئی۔جیسے،استرقع الثوب : کپڑا پیوند کے لائق ہو گیا۔یہاں فعل کا مادہ رقعة ہے جسکا ترجمہ ہے پیوند۔اور باب استفعال میں آنے کے بعد اسکا ترجمہ ہو گیا کہ کپڑا رقعہ یعنی پیوند لگانے کے قابل ہو گیا۔کیونکہ کپڑا اب بوسیدہ ہو گیا ہے۔اسی کو لیاقت کہتے ہیں۔

۳ وجدان نحو استکرمته

۴ وحسبان: یعنی پنداشتن چیزے راموصوف بماخذ، نحو استحسنته .

۵ وتحول: نحو استحجر الطین، و استنوق الجمل

ترجمہ: ۳ وجدان: جیسے استکرمته: میں نے اسکو کریم پایا۔

تشریح : [یہ باب استفعال کی 3 تیسری خصوصیت ہے] وجد کا معنی پانا، وجدان کا مطلب یہ ہے کہ فاعل کسی چیز کو فعل کے مادے کی طرح پائے۔ اسکو وجدان کہتے ہیں۔ جیسے اسکرمته: میں نے اسکو کریم پایا۔ یہاں ک ر م فعل کا مادہ ہے۔ مفعول کو فعل کے مادے کی طرح پایا یہی وجدان ہے۔

ترجمہ : ۴ حسبان: کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف گمان کرنا جیسے استحسنته: میں نے اسکو اچھا گمان کیا۔

تشریح : [یہ باب استفعال کی 4 چوتھی خصوصیت ہے] حسبان کا ترجمہ ہے گمان کرنا۔ حسبان اور وجدان میں فرق یہ ہے کہ وجدان میں حقیقت میں پایا ہے۔ اور حسبان میں یہ ہے کہ اسکا گمان ہو کہ ایسا ہوا ہوگا یقینی بات نہ ہو۔ جیسے استحسنته : میں نے اس کو اچھا گمان کیا۔ اب ممکن ہے کہ وہ اچھا نہ ہو صرف گمان کیا ہے کہ وہ اچھا ہے۔ اور اسکرمته: میں نے اسکو کریم پایا۔ میں حقیقت میں بھی وہ آدمی کریم اور باعزت ہے۔

ترجمہ: ۵ تحول: جیسے استحجر الطین : مٹی پتھر بن گئی، یا مٹی پتھر کی طرح ہوگئی۔ اور استنوق الجمل: اونٹ اوٹنی بن گیا

تشریح: [یہ باب استفعال کی 5 پانچویں خصوصیت ہے] تحول کا مطلب یہ ہے کہ فاعل فعل کے مادے میں تبدیل ہوگیا۔ پھر تبدیل کی دو قسمیں ہیں۔ اسی لئے مصنف نے دو مثالیں کی ہیں

٦ واتخاذ،نحو استوطن القری ۔

ے وقصرنحواسترجع ،

---

(۱)......ایک تو یہ ہے کہ مکمل فعل ہی بن گیا ہو۔جیسے،**استحجر الطین** :مٹی پتھر بن گئی،یعنی واقعی مٹی سخت ہوکر پتھر بن گئی، یا پتھر کی طرح سخت ہوگئی۔ یہ حقیقی تحول ہے۔

(۲)...... اور دوسری صورت یہ ہے کہ فاعل فعل تو نہیں بنا لیکن فعل کی صفات حاصل کر لی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فعل کی طرح ہوگیا۔جیسے **استنوق الجمل** : اونٹ اوٹنی بن گیا،اب اونٹ مکمل اوٹنی تو نہیں بن سکتا کیونکہ وہ تو مذکر ہے لیکن سستی اور چلنے میں اوٹنی کی طرح صفت اختیار کرلیا۔تو اوٹنی کی صفات کی طرح ہوگیا۔اسلئے یہ تحول صفاتی ہے۔یعنی صفات کے اعتبار سے تحول اور تبدیل ہوگیا۔

لغت :۔تحول: حول سے مشتق ہے۔ بدلنا تبدیل ہونا. **استحجر** : **حجر** سے مشتق ہے پتھر بن جانا. **الطین**:مٹی۔**استنوق** :نوق سے مشتق ہے اوٹنی۔**الجمل**:اونٹ۔

ترجمہ:٦ اتخاذ: جیسے،**استوطن القری**:اس نے گاؤں کو اپنا وطن بنایا۔

تشریح :[یہ باب استفعال کی 6 چھٹی خصوصیت ہے] اتخاذ کا مطلب پہلے گزر چکا ہے کہ فاعل فعل کے مادے کو ایجاد کرے، یا اپنا بنالے اسکو اتخاذ کہتے ہیں۔جیسے **استوطن القری** : اس نے گاؤں کو اپنا وطن بنایا۔ یہاں وطن فعل کا مادہ ہے۔فاعل نے مفعول کو فعل بنالیا یعنی وطن بنالیا اسی کو اتخاذ کہتے ہیں۔

لغت:۔اتخاذ:اخذ سے مشتق ہے بنانا۔**استوطن** : **وطن** سے مشتق ہے وطن بنانا۔قری: گاؤں۔

ترجمہ:ے قصر: جیسے،**استرجع**:اس نے **انا لللہ و انا الیہ راجعون**، پڑھی۔

۸ ومطاوعت افعل نحو اقمته فاستقام

۹ وموافقت (۱) مجرد (۲) وافعل (۳) وتفعل ، (۴) وافتعل

تشریح :[یہ باب استفعال کی 7 ساتویں خصوصیت ہے]۔قصر کا مطلب یہ ہے کہ بہت لمبے جملے کومختصر کرکے باب استفعال سے بولے اسکوقصر کہتے ہیں۔جیسے،انا لللہ وانا الیہ راجعون،لمبا جملہ ہےاسکومختصر کر کےصرف استرجع ،بولا اسکو،قصر، کہتے ہیں۔

ترجمہ :۸ باب افعال کی اطاعت ۔جیسے،اقمته فاستقام :میں نےاسکوکھڑا کیاتو وہ کھڑا ہوگیا۔

تشریح :[یہ باب استفعال کی 8 آٹھویں خصوصیت ہے] اطاعت کا ترجمہ پہلے گزرگیا کہ باب افعال اثر کرے اوراسکے بعد باب استفعال اثر کوقبول کرلے اسکومطاوعت یا اطاعت کہتے ہیں جیسے، اقمتہ فاستقام :میں نے اسکوکھڑا کیاتو وہ کھڑا ہوگیا۔یہاں اقام نے کھڑا کرکے اثر کیااور استقام نے کھڑا ہوکر اسکااثر قبول کیااسکوباب افعال کی مطاوعت کہتے ہیں

ترجمہ :۹ باب استفعال ثلاثی مجرد،اور باب افعال،اور باب تفعل ،اور باب افتعال کی موافقت کے لئے آتا ہے۔

تشریح :[یہ باب استفعال کی 9 نویں خصوصیت ہے] باب استفعال کی نویں خاصیت یہ ہے کہ وہ ثلاثی مجرد،اور باب افعال ،اور باب تفعل ،اور باب افتعال کی موافقت کے لئے آتا ہے۔یعنی جومعنی ثلاثی مجرد کا ہوگا وہی معنی باب استفعال میں جا کر ہوگا۔اسی کو معنی میں موافقت کہتے ہیں۔ ہرایک کی تشریح اس طرح ہے۔

(۱)......ثلاثی مجرد کی موافقت ۔جیسے استقر ،اور قر :دونوں کے معانی ہیں:وہ ثابت قدم رہے ۔حالانکہ استقر باب استفعال سے ہےاور قر، باب ضرب سے ثلاثی مجرد ہے۔

۱۰ وابتداء۔

(۲)......باب افعال کی موافقت جیسے استجبته ،اور اجبته : دونوں کے معانی ہیں میں نے اسکو جواب دیا ۔حالانکہ استجاب باب استفعال سے ہےاور اجاب باب افعال سے ہے۔تو گویا کہ باب استفعال نے معنی میں باب افعال کی موافقت کی۔

(۳)......باب تفعل کی موافقت ۔جیسےاستکبر اور تکبر : دونوں کے معنی ہیں اس نے بڑائی ظاہر کی ۔حالانکہ استکبر ، باب استفعال سے ہےاور تکبر باب تفعل سے ہے۔تو گویا کہ باب استفعال نے معنی میں باب تفعل کی موافقت کی۔

(۴)......باب افتعال کی موافقت ۔جیسے استعصم اور اعتصم: دونوں کے معنی ہیں گناہ سے باز رہا۔حالانکہ استعصم باب استفعال سے ہےاور اعتصم باب افتعال سے ہے۔تو گویا کہ باب استفعال نے معنی میں باب افتعال کی موافقت کی۔اسی کو معنی میں موافقت کہتے ہیں

ترجمہ:۱۰ ابتداء۔

تشریح :[یہ باب استفعال کی 10 دسویں خصوصیت ہے]ابتداء کے دو مطلب پہلے گزر چکے ہیں ۔ایک تو یہ کہ یہ لفظ ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہ ہو۔پہلی مرتبہ باب استفعال سے آیا ہو ۔اسلئے اسکو ابتداء کہتے ہیں جیسے استاجر علی الوسادۃ : وہ تکیئے پر ٹیڑھا ہوا۔ یہاں استاجر کا لفظ ثلاثی مجرد سے نہیں آتا پہلی مرتبہ باب استفعال سے آیا اسلئے یہ ابتداء ہوا۔

(۲)......ابتداء کی دوسری صورت یہ ہے کہ ثلاثی مجرد سے آئے تو کسی اور معنی میں ہو اور باب استفعال سے آئے تو کسی دوسرے معنی میں ہو اسلئے یہ ابتدا ہوا۔جیسے،استعان : اسنے زیر ناف کا بال مونڈا۔ یہ باب استفعال سے آیا۔اور اگر یہی لفظ ثلاثی مجرد سے آئے ،جیسے عان : تو اسکا ترجمہ ہے اسنے مدد کی۔ یہ ترجمہ پہلے ترجمے سے بالکل الگ ہے اسلئے یہ ابتداء ہوا۔

﴿[۸] خاصیت باب انفعال﴾

وانفعال را ۱؎ لزوم لازم است

﴿[۸] باب انفعال کی خاصیت 7 ہیں﴾

ضروری نوٹ: باب انفعال کی سات خاصیتیں ہیں۔ ۱؎ لازم ہونا ۲؎ عضو کا عمل ہونا ۳؎ باب افعال کی اطاعت، ۴؎ موافقت، ۵؎ اسکے، ف، کلمہ پر حروف یرملون نہ ہو، ٦؎ کبھی باب افعال کی اطاعت کے لئے آتا ہے، ۷؎ ابتداء۔

ترجمہ :۱؎ باب انفعال کے لئے لزوم لازم ہے۔

تشریح :[یہ باب انفعال کی 1 پہلی خصوصیت ہے] ایک ہوتا ہے **فعل** لازم جو مفعول کو نہیں چاہتا، اور دوسرا ہوتا ہے **فعل** متعدی جو مفعول کو چاہتا ہے۔ مصنف فرماتے ہیں کہ باب انفعال ہمیشہ لازم ہوگا۔ متعدی کبھی نہیں ہوگا۔

پھر لازم کی بھی دو صورتیں ہیں۔

(۱)......اس لفظ کا ثلاثی مجرد بھی لازم ہی ہو اور باب انفعال میں آنے کے بعد بھی لازم ہی رہا۔ جیسے انفرح :وہ خوش ہوا۔ یہ باب انفعال میں لازم ہے۔ اور ثلاثی مجرد میں ہے فرح، باب سمع سے وہ خوش ہوا۔ یہ بھی لازم ہے متعدی نہیں ہے۔

(۲)......دوسری صورت یہ ہے کہ وہ لفظ ثلاثی مجرد میں تو متعدی ہو لیکن باب انفعال میں آکر لازم ہو گیا ہو کیونکہ باب انفعال کی خاصیت ہی لازم ہونا ہے۔ جیسے، انصرف: وہ خود لوٹا۔ یہ باب انفعال سے آیا اور لازم ہے۔ لیکن ثلاثی مجرد میں یہ **فعل**، صرف :اس نے کسی چیز کو لوٹایا۔ متعدی ہے اور ایک مفعول کو چاہتا ہے۔

۲؎ وعلاج لازم است

۳؎ ومطاوعت فعل غالب،نحو کسرته فانکسر،

ترجمہ :۲؎ عضو سے ہونا لازم ہے۔

تشریح :[یہ باب انفعال کی 2 دوسری خصوصیت ہے] باب انفعال کی دوسری خاصیت یہ ہے کہ اس باب سے ایسے افعال نہیں آئیں گے جو عقل ، دماغ ، یا قلب سے صادر ہوتے ہوں بلکہ ایسے افعال آئیں گے جو عضو یعنی ہاتھ پاوں ، آنکھ ، کان اور جسم سے صادر ہوتے ہوں ، اور حسی ہوں یعنی ظاہری حس سے معلوم کئے جاتے ہوں۔ اسی کو مصنف نے علاج کہا ہے۔ علاج کا ترجمہ ہے ، اعضاء وجوارح یعنی ہاتھ پاوں آنکھ وغیرہ۔ جیسے انکسر : وہ ٹوٹا۔ ٹوٹنا آنکھ سے دیکھنے کی چیز ہے جو عضو ہے۔ یا ہاتھ ، پاوں کے ذریعہ توڑے گا جو اعضاء ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ عرف : معلوم کیا۔ یہ باب انفعال سے انعرف نہیں آئے گا۔ کیونکہ معلوم کرنا اور سوچنا عقل کا کام ہے اعضاء ظاہری کا کام نہیں ہے۔

لغت :۔ علاج : اسکا ترجمہ ہے عضو ظاہری جیسے ہاتھ ، پاوں ، آنکھ وغیرہ۔

ترجمہ :۳؎ ثلاثی مجرد کی اطاعت زیادہ تر ہوتا ہے۔ جیسے ، کسرته فانکسر : میں نے اسکو توڑا تو وہ ٹوٹ گیا ۔

تشریح :[یہ باب انفعال کی 3 تیسری خصوصیت ہے] باب انفعال بہت کثرت کے ساتھ ابواب ثلاثی مجرد کی اطاعت کو ظاہر کرتا ہے۔ اسکے مقابلے میں باب افعال کی اطاعت کم کرتا ہے۔ کبھی کبھار ایسا ہوگا کہ باب افعال کی اطاعت کرے گا۔ جیسے ، کسرته فانکسر : میں نے اسکو توڑا تو وہ ٹوٹ گیا۔ یہاں کسر باب ضرب سے ثلاثی مجرد ہے ۔ اسنے توڑنے کا اثر کیا تو انکسر باب انفعال نے اس اثر کو قبول کیا اور وہ ٹوٹ گیا تو گویا کی باب انفعال نے ثلاثی

۴ وموافقت (۱) فعل (۲) وافعل نادر

۵ وفاے آن لام، و، را، ونون، وحرف لین نبود۔

مجرد کی اطاعت کی۔

لغت :۔مطاوت فَعَلَ غالب: فعل سے مراد ثلاثی مجرد کے ابواب ہیں اور عبارت کا مطلب یہ ہے کہ باب انفعال میں ثلاثی مجرد کی اطاعت بہت زیادہ ہے۔ کسر: توڑا

ترجمہ :۴ ثلاثی مجرد کی موافقت اور باب افعال کی موافقت کم ہے۔نادر کا معنی ہے کم۔

تشریح :[یہ باب انفعال کی 4 چوتھی خصوصیت ہے] موافقت کا مطلب پہلے گزر چکا ہے کہ دونوں بابوں کے معانی ایک ہوں ۔اسلئے فرماتے ہیں کہ باب انفعال معنی میں ثلاثی مجرد کی موافقت کبھی کرتا تو ہے لیکن بہت کم کرتا ہے۔جیسے انحمق اور حمق : دونوں کے معانی ہیں بیوقوف ہوا۔حالانکہ انحمق باب انفعال سے ہے اور حمق باب سمع سے ہے۔تو گویا کہ باب انفعال نے معنی میں باب سمع کی موافقت کی۔

(۲)...... باب افعال کی موافقت۔جیسے انحجز ،اور احجز : دونوں کے ترجمے ہیں: وہ حجاز گیا۔حلانکہ انحجز باب انفعال سے ہے اور احجز باب افعال سے ہے۔

لغت :۔موافقت فعل سے مراد ثلاثی مجرد کے ابواب ہیں۔افعل: سے مراد باب افعال ہے ۔نادر: کا مطلب یہ ہے کہ کبھی کبھار ثلاثی مجرد یا باب افعال کی موافقت کرے گا۔

ترجمہ :۵ باب انفعال کے ،ف، کلمے پر حروف ،ل، ر، ن، اور حروف لین نہیں ہونگے۔

تشریح :[یہ باب انفعال کی 5 پانچویں خصوصیت ہے] ۔ل، ر،ن، اورحروف لین زبان پر بھاری ہیں اسلئے جن الفاظ کے ،ف، کلمے پر یہ حروف آتے ہوں وہ الفاظ باب انفعال سے نہیں آئیں گے۔اور اگر کبھی لانا بھی ہو تو باب افتعال سے آئے گا۔باب انفعال سے نہیں

٦ ویطاع افعل، نحو اغلقت الباب فانغلق۔

۷ ویبتداء

آئے گا۔ جیسے، التواء ، میں، ف، کلمے پر، ل، ہے اسلئے باب افعال سے آیا۔ ارتفاع : میں ،ف، کلمے پر، ر، ہے اسلئے باب افتعال سے آیا۔ انتقل کے، ف، کلمے پر، ن، ہے اسلئے باب افتعال سے لایا۔ اتصال کے، ف، کلمے پر حرف لین ہے اسلئے باب افتعال سے لایا۔ اور باب انفعال سے نہیں لایا کیونکہ یہ حروف زبان پر ثقیل اور بھاری ہیں۔

لغت: حروف لین : ی، ساکن ہو اسکے پہلے زبر ہو، یا، واو، ساکن ہو اس کے پہلے زبر ہو اس کو حرف لین کہتے ہیں۔ یہ بھی انفعال کے، ف، کلمے پر ہو تو باب انفعال سے نہیں آئے گا بلکہ باب افتعال سے لانا ہوگا۔

ترجمہ :٦ اور کبھی باب افعال کی اطاعت کرتا ہے۔ جیسے **اغلقت الباب فانغلق** : میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا۔

تشریح :[یہ باب انفعال کی 6 چھٹی خصوصیت ہے]۔ باب افعال اثر کرے اور اسکو باب انفعال قبول کرلے ، ایسا ہوتا تو ہے لیکن کبھی کبھار ہوتا ہے۔ جیسے **اغلقت الباب فا نغلق** : میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا۔ اس میں **اغلقت** باب افعال سے ہے جس نے اثر کیا اور **انغلق** باب انفعال سے ہے جس نے اثر قبول کیا۔ جسکا ترجمہ ہے بند ہو گیا۔

لغت:. **یطاوع**: اطاعت کرتا ہے۔ **اغلق** : **غلق** سے مشتق ہے، بند کیا۔

ترجمہ :۷ و یبتداء .

تشریح :[یہ باب انفعال کی 7 ساتویں خصوصیت ہے] پہلے گزر چکا ہے کہ ابتداء کی دو قسمیں ہیں۔ یا تو ثلاثی مجرد سے آتا ہی نہ ہو۔ جیسے **انحجر** : وہ سوراخ میں داخل ہوا۔ یہ لفظ ثلاثی

﴿[۹] خاصیت باب افعیعال﴾

وافعیعال را ۱ لزوم غالب۔

مجرد سے آتا ہی نہیں ہے بلکہ پہلی مرتبہ باب انفعال آیا اسلئے یہ ابتداء ہوا۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ ثلاثی مجرد سے کسی اور معنی میں آتا ہو اور باب انفعال سے کسی دوسرے معنی میں آتا ہو۔ جیسے انطلق : وہ چلا گیا۔ یہ باب انفعال سے ہے، اور یہی لفظ ثلاثی مجرد میں طلق باب ضرب سے آتا ہے جسکا معنی ہے کشادہ ہونا۔ اور یہ معنی پہلے معنی سے بالکل الگ ہے۔ اسلئے انطلق، ابتداء ہوا۔

﴿[۹] باب افعیعال کی خاصیت 4 ہیں﴾

ضروری نوٹ: باب افعیعال کی چار خاصیتیں ہیں۔ ۱ یہ فعل اکثر و بیشتر لازم ہوگا ۲ ہمیشہ مبالغہ بیان کرے گا، ۳ ثلاثی مجرد کی اطاعت، ۴ کبھی کبھار باب استفعال کی موافقت کرے گا۔

ترجمہ :۱ باب افعیعال میں لازم ہونا غالب ہے۔

تشریح :[یہ باب افعیعال کی 1 پہلی خصوصیت ہے] باب افعیعال کبھی متعدی بھی ہوتا ہے اس وقت اسکو مفعول چاہئے۔ لیکن اکثر و بیشتر یہ باب لازم ہوتا ہے اور مفعول کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسے الاحدیداب : کبڑا ہوا۔ یہ باب افعیعال سے ہے اور کبڑا ہونا متعدی معنی نہیں ہے بلکہ لازم معنی ہے۔ الاخلیلاق : کپڑے کا پرانا ہونا۔ اس میں بھی لازم معنی ہے۔

کبھی متعدی معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے احلولیتہ : میں نے اسکو میٹھا سمجھا۔ دوسرے

۲ ومبالغہ لازم

۳ ومطاوعت فعل

کو میٹھا سمجھنا متعدی معنی ہے اور باب افعیعال سے استعمال ہوا ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ کبھی کبھار متعدی بھی استعمال ہوتا ہے۔

لغت :۔لزوم غالب: اسکا مطلب یہ ہے کہ اکثر و بیشتر یہ فعل لازم ہوتا ہے اور کبھی کبھار متعدی ہوتا ہے۔

ترجمہ :۲ باب افعیعال کی خاصیت مبالغہ بھی ضروری ہے۔

تشریح :[یہ باب افعیعال کی 2 دوسری خصوصیت ہے] مبالغہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرے۔ باب افعیعال میں مبالغہ کا اظہار ہوتا ہے اور عموما یہ خاصیت اس باب میں پائی جاتی ہے۔جیسے اعشوشیت الارض : زمین بہت زیادہ گھاس والی ہوگئی ۔یہاں زیادہ گھاس والی ہونا یہ مبالغہ ہے جو باب افعیعال کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے۔

لغت :۔مبالغہ لازم کا مطلب یہ ہے کہ باب افعیعال میں مبالغہ لازم ہے۔لیکن دوسری کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خصوصیت لازم نہیں ہے بلکہ عمومی ہے۔کبھی کبھار اسکے خلاف بھی ہوگا۔

ترجمہ :۳ ثلاثی مجرد کی اطاعت۔

تشریح :[یہ باب افعیعال کی 3 تیسری خصوصیت ہے] باب افعیعال کبھی ثلاثی مجرد کی اطاعت کے لئے آتا ہے۔یعنی ثلاثی مجرد نے اثر کیا تو باب افعیعال نے اس اثر کو قبول کر لیا ۔جیسے تثنیتہ فاثنونی : مین نے اسکو لپیٹا تو وہ لپٹ گیا۔یہاں تثنیت باب ضرب سے ہے جس نے اثر کیا اور اثنونی باب افعیعال سے ہے جس نے اثر قبول کیا۔اسی کو اطاعت کہتے ہیں۔

۴ وموافقت استفعل نادر

﴿خاصیت باب [۱۰] وافعلال [۱۱] وافعیلال﴾

وافعلال، وافعیلال را ۱ لزوم لازم۔

۲ ومبالغہ لازم۔

ترجمہ :۴ باب افعیعال کبھی باب استفعال کی موافقت کے لئے آتا ہے

تشریح :[یہ باب افعیعال کی 6 چھٹی خصوصیت ہے]تشریح:۔یعنی دونوں کے معانی ایک ہوں۔جیسے احلولیته اور استحلیته: دونوں کے معانی ہیں میں نے میٹھا سمجھا۔چونکہ دونوں کے معانی ایک ہیں اس لئے گویا کہ باب افعیعال نے معنی میں باب استفعال کی موافقت کی البتہ یہ موافقت نادر ہے کبھی کبھار ہوتا ہے ہمیشہ نہیں ہوتا۔

﴿[۱۰]باب افعلال [۱۱] وافعیلال کی خاصیت 4 ہیں﴾

ضروری نوٹ :یہاں افعلال اورافعیلال دونوں کی خاصیتیں ایک ساتھ بیان کر رہے ہیں کیونکہ دونوں کی خاصیتیں ایک جیسی ہیں۔

باب افعلال اورافعیلال کی چار خاصیتیں ہیں ۱ لازم ہونا ۲ مبالغہ بیان کرنا ۳ اکثر و بیشتر رنگ کو بیان کرنا ۴ اورعیب کو بیان کرنا۔

ترجمہ :۱ باب افعلال اور باب افعیلال کا معانی ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

تشریح :[یہ باب افعلال کی 1 پہلی خصوصیت ہے] یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں متعدی نہیں ہوتے۔جیسے احمر: بہت سرخ ہوا۔یہ باب افعلال کی مثال ہوئی. اشھاب: بہت سفید ہوا یہ باب افعیلال کی مثال ہوئی۔یہ دونوں معنی لازم ہیں متعدی نہیں ہیں۔اسلئے ان

۳ ولون،

۴ وعیب غالب۔

دونوں بابوں کی خاصیت ہے کہ وہ لازم ہوتے ہیں متعدی کبھی نہیں ہوتے۔

ترجمہ :۲ مبالغہ لازم ہے۔

تشریح :[یہ باب افعلال کی 2 دوسری خصوصیت ہے] باب افعلال اور باب افعیلال ہمیشہ مبالغہ کے لئے آتے ہیں۔یعنی کسی بات کو چڑھا بڑھا کر بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔جیسے **احمر** :بہت سرخ ہوا۔بہت سرخ ہونا مبالغہ ہے اسی مبالغہ کو بیان کرنے کے لئے باب افعلال اور باب افعیلال آتے ہیں۔

ترجمہ :۳ اور اکثر رنگ بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔

تشریح :[یہ باب افعلال کی 3 تیسری خصوصیت ہے] باب افعلال اور باب افعیلال رنگ بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔جیسے **احمر** :وہ بہت سرخ ہوا۔**اشہاب** :بہت سفد ہوا ۔سرخ ہونا اور سفید ہونا رنگ ہیں جوان دونوں بابوں آتا ہے۔

ترجمہ :۴ اور عیب غالب ہے۔

تشریح :[یہ باب افعلال کی 4 چوتھی خصوصیت ہے] ان دونوں بابوں سے عموما عیب بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔جیسے **احول** :وہ بھینگا ہوا۔بھینگا ہونا عیب ہے جو باب افعلال اور باب افعیلال سے آتا ہے۔

لغت :۔عیب غالب:اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اکثر رنگ اور عیب بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔البتہ کبھی کبھار اسکے خلاف بھی آتا ہے۔

(نوٹ) کبھی یہ ثلاثی مجرد کی اطاعت کے لئے بھی آتا ہے۔جیسے **رعوتہ فارعوی**: میں نے

﴿[۱۲] خاصیت باب افعوال﴾

وافعوال ۱ بناء مقتضب .

اسکو جہل سے پھیرا تو وہ پھر گیا۔ یہاں رعوت ثلاثی مجرد نے اثر کیا تو ارعوی باب افعلال نے اسکو قبول کرلیا جسکو اطاعت کہتے ہیں۔ یہ خاصیت کسی اور کتاب میں بیان کیا ہے۔

﴿[۱۲] خاصیت باب افعوال کی خاصیت 2 ہیں﴾

ضروری نوٹ :باب افعوال کی دو خاصیتیں ہیں۔ ۱ بناء مقتضب، ۲ مبالغہ کے لئے آتا ہے ۔

ترجمہ :۱ باب افعوال بناء مقتضب کے لئے آتا ہے۔

تشریح :[یہ باب افعوال 1 پہلی خصوصیت ہے] **بناء مقتضب** ایک محاورہ ہے جسکو مصنف نے استعمال کیا ہے۔ مقتضب، قضب سے مشتق ہے جسکا ترجمہ ہے کاٹنا۔ بناء مقتضب کا مطلب یہ ہے کہ پہلے اسکا کوئی وزن نہ ہو یعنی وہ لفظ کبھی ثلاثی مجرد سے نہ آیا ہو پہلی مرتبہ باب افعوال سے آیا ہو۔ چونکہ اسکا بناء اور وزن کبھی نہیں آیا ہے گویا کہ اسکا وزن کٹا ہوا ہے اسلئے اسکو بناء مقتضب کہتے ہیں۔ جیسے **احروط بهم السير** :اسکو رفتار نے کھینچا۔ یہاں **احروط** باب افعوال سے ہے اور پہلی مرتبہ باب افعوال سے آیا ہے اس سے پہلے کبھی بھی ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔

اس سے پہلے ایک لفظ آیا ہے ابتداء۔ اس کا مطلب تھا اس لفظ کا بناء ثلاثی مجرد سے آتا تو ہے لیکن دوسرے معنی میں آتا ہے۔ اور مقتضب کا مطلب ہے کہ اسکا بناء کبھی بھی ثلاثی مجرد سے نہیں آتا ہو

۲ و یجیء للمباغة

ابواب رباعی مجرد

[۱۳] خاصیت باب فعلل

وفعلل ۱ لمعان کثیرۃ،

ترجمہ: ۲ کبھی مبالغہ کے لئے آتا ہے

تشریح: [یہ باب افعوال 2 دوسری خصوصیت ہے] باب افعوال کبھی کبھار مبالغہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے اجلوذ بھم السیر: ان کا تیز چلنا ہمیشہ رہا۔ یہاں اجلوذ باب افعوال سے ہے۔ جس میں مبالغہ کا معنی پایا جا رہا ہے کہ ہمیشہ تیز چلتا رہا۔

لغت:۔ اجلوذ: جلوذ سے مشتق ہے۔ تیز چلنا۔

[۱۳] خاصیت باب فعلل کی 5 معانی ہیں

ضروری نوٹ: باب فعلل بہت سے معانی کے لئے آتا ہے۔ لیکن مصنف نے ان معانی کا تذکرہ نہیں کیا۔

البتہ پانچ معانی نیچے ذکر کر رہا ہوں۔ وہ یہ ہیں۔ ۱ قصر ۲ الباس ماخذ ۳ اتخاذ ماخذ ۴ تعمل ۵ مطاوعت نفس،

ترجمہ: ۱ قصر کے لئے آتا ہے۔

تشریح: [یہ باب فعلل 1 پہلا معنی ہے] یعنی لمبے جملے کو مختصر کر کے بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے، حمدل: اس نے الحمد للہ، کہا یہاں الحمد للہ، لمبا جملہ ہے اسکو مختصر

کر کے باب فعلل سے حمدل بولا۔اسکو قصر کہتے ہیں جو باب فعلل کی خاصیت ہے۔

ترجمہ :۲۔ الباس ماخذ:

تشریح :[یہ باب فعلل 2 دوسرا معنی ہے] الباس ماخذ کا مطلب یہ ہے کہ فعل کا جو مادہ ہے فاعل کو وہ پہنا دیا جائے۔اسکو الباس ماخذ کہتے ہیں۔جیسے **برقع** :اس نے برقع اوڑھا ۔باب فعلل کے ذریعہ فاعل پر برقع اوڑھایا اسکو الباس ماخذ کہتے ہیں۔

ترجمہ :۳۔ اتخاذ ماخذ:

تشریح :[یہ باب فعلل 3 تیسرا معنی ہے] یعنی باب فعلل کے ذریعہ فعل کے مادے کو ایجاد کرنے کو اتخاذ ماخذ کہتے ہیں۔جیسے **قنطر** :اسنے پل ایجاد کیا، یا پل بنایا۔یہاں باب فعلل کے ذریعہ پل ایجاد کیا اسکو اتخاذ ماخذ کہتے ہیں۔

ترجمہ :۴۔ تعمل:

تشریح :[یہ باب فعلل کا 4 چوتھا معنی ہے] باب فعلل کے ذریعہ یہ بتانا کہ فاعل نے فلاں کام کیا ہے اسکو تعمل کہتے ہیں۔جیسے ،**زعفر الثوب** :اس نے زعفرانی رنگ میں کپڑا رنگا ۔باب فعلل کے ذریعہ ایک کام کرنے کو بتایا اسکو تعمل کہتے ہیں۔

ترجمہ :۵۔ مطاوعت نفس:

تشریح :[یہ باب فعلل کا 5 پانچواں معنی ہے] مطاوعت کا مطلب یہ ہے کہ باب فعلل کے ذریعہ اثر کرے اور خود باب فعلل کے ذریعہ اثر قبول کرے اسکو مطاوعت نفس کہتے ہیں ۔یعنی خود اپنی اطاعت۔جیسے **غطرش اللیل بصرہ فاغطرش**:رات نے اسکی آنکھ کو تاریک کی تو وہ تاریک ہوگئی۔اس میں **غطرش**، فعل باب فعلل سے ہے جس نے اثر کیا اور **فاغطرش** بھی فعلل سے ہی ہے جس نے اثر قبول کیا اور آنکھ تاریک ہوگئی۔تو اپنے نے اثر کیا

۲ و لم یرو الا صحیحا ،

۳ او مضاعفا

اوراسی فعل نے اثر قبول کیا اسی کو اطاعت نفس کہتے ہیں۔
یہ پانچ خصوصیات باب فعلل کی ہیں جنکو مصنف نے بیان نہیں کیا اور لمعان کثیرۃ ، کہہ کر آگے بڑھ گئے۔

ترجمہ: ۲ و لم یرو الا صحیحا :باب فعلل ہمیشہ صحیح آتا ہے۔

تشریح :[یہ باب فعلل 2 دوسری خصوصیت ہے] اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ باب فعلل میں حروف علت ،و، ی، الف، نہیں آئیں گے بلکہ ہمیشہ حرف صحیح ہی آئے گا۔ البتہ کبھی کبھار اس فعل میں ہمزہ آئے گا جسکو مہموز کہتے ہیں۔ جیسے **دحرج** :وہ لڑھکا۔ اس میں چاروں حروف صحیح ہیں کوئی بھی حرف علت نہیں ہے۔

ترجمہ :۳ او مضاعفا :

تشریح :[یہ باب فعلل 3 تیسری خصوصیت ہے] او مضاعفا :مضاعف کا ترجمہ ہے دو گنا۔ یہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی حرف اس باب میں دو مرتبہ آئے گا۔
اسکی دو صورتیں ہیں۔
(۱)...... یا،ف، کلمے پر اور پہلے ،ل، پر ایک ہی حرف دو مرتبہ آئے۔ جیسے وسوس: اس میں ،ف، کلمے پر واو ہے اور لام اول پر بھی دوبارہ واو ہے۔
(۲)...... دوسری صورت یہ ہے کہ فعل کے ؛ع؛ کلمے پر ایک حرف ہو اور وہی حرف لام ثانی پر دوبارہ آئے۔ جیسے وسوس : یہاں ،س، فعل کے عین کلمے کی جگہ پر ہے اور وہی ،س، لام ثانی کی جگہ پر ہے۔ تو ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے اسکو مضاعف کہتے ہیں۔

۴ و مهموزا قلیلا .

رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل

﴿[۱۴] خاصیت تفعلل﴾

۱ تفعلل یطاع فعلل

ترجمہ :۴ و مهموز قلیلا

تشریح :[یہ باب فعلل کی 4 چوتھی خصوصیت ہے]:اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ باب فعلل میں کبھی کبھار ہمزہ بھی آئے گا جسکو مہموز کہتے ہیں۔جیسے ،زائبرۃ : کپڑے کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔یہاں زائبرۃ میں عین کلمے کی جگہ پر ہمزہ ہے۔اور یہ فعل باب فعلل سے آیا ہے۔مصنف نے اسی کو ومهموزقلیلا ،کہا ہے۔

نوٹ :اوپر گزر گیا ہے کہ یہ باب ہمیشہ صحیح آتا ہے لیکن کبھی کبھی مہموز بھی آجاتا ہے

﴿[۱۴] تفعلل کی خاصیت 2 ہیں﴾

ضروری نوٹ:باب تفعلل کی دو خاصیتیں ہیں ۱ ایک رباعی مجرد باب فعلل کی اطاعت ۲ دوسری خاصیت یہ ہے کہ وہ لفظ پہلی مرتبہ اسی وزن پر آتا ہے۔

ترجمہ :۱ باب تفعلل باب فعلل کی اطاعت کرتا ہے۔

تشریح :[یہ باب تفعلل کی 1 پہلی خصوصیت ہے] باب تفعلل کی ایک خاصیت یہ ہے کہ رباعی مجرد کا باب فعلل کی اطاعت کرتا ہے یعنی وہ اثر کرے تو تفعلل اسکو قبول کرتا ہے اور اسکی اطاعت کرتا ہے۔جیسے دحرجته فتدحرج : میں نے اسکو لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔یہاں

۲؎ و قد یقتضب .

دحرج باب فعلل سے ہے اس نے لڑھکانے کا اثر کیا تو تدحرج جو باب تفعلل سے ہے اس نے اثر قبول کیا اور وہ لڑھک گیا۔ چونکہ دحرج رباعی مجرد کی اطاعت قبول کر لی اسی کو اطاعت فعلل کہتے ہیں۔

ترجمہ :۲؎ قد یقتضب:

تشریح :[یہ باب تفعلل کی 2 دوسری خصوصیت ہے] **قد یقتضب** :اس عبارت کا مطلب پہلے گزر چکا ہے کہ قضب کا ترجمہ ہے کٹ جانا۔اور یہاں اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ پہلے ثلاثی مجرد سے کبھی نہیں آیا ہے پہلی مرتبہ باب تفعلل سے آیا ہے۔تو چونکہ پہلے کسی باب سے نہیں آیا ہے تو گویا کہ اسکا وزن کٹ چکا ہے اسکو یقتضب کہتے ہیں۔جیسے، تھبرس :وہ ناز سے چلا۔تو تھبرس ثلاثی مجرد سے نہیں آیا ہے۔پہلی مرتبہ باب تفعلل سے آیا ہے اسکو **یقتضب** کہتے ہیں۔ابتداء کا مفہوم اسکے قریب قریب ہے۔

رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل

﴿[۱۵] خاصیت باب افعنلال﴾

۱ و افعنلل لازم ،

۲ و یطاوع فعلل.

﴿[۱۵] خاصیت باب افعنلال کی خاصیت 2 ہیں﴾

ضروری نوٹ: اس باب کی دو خاصیتیں ہیں۔ ۱ یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔ ۲ رباعی مجرد فعلل کی اطاعت کرتا ہے۔

ترجمہ :۱ باب افعنلال لازم ہوگا۔

تشریح :[یہ باب افعنلال کی 1 پہلی خصوصیت ہے]۔ یہ باب ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے متعدی استعمال نہیں ہوتا۔ جیسے **الاقعنساس**: تیز واپس ہونا۔ یہاں ہ لفظ لازم استعمال ہوا ہے ،متعدی استعمال نہیں ہوا۔

ترجمہ :۲ یطاع فعلل:

تشریح :[یہ باب افعنلال کی 2 دوسری خصوصیت ہے] **یطاع فعلل**: اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ رباعی مجرد کا باب فعلل کی اطاعت قبول کرتا ہے۔ یعنی وہ اثر کرے تو اسکے اثر کو قبول کرتا ہے کیونکہ یہ فعل لازم ہے۔ جیسے **ثعجرہ فاثعنجر** : میں نے اسکو بہایا تو وہ بہہ گیا ۔ یہاں **ثعجر** باب فعلل سے ہے جس نے اثر کیا اور **اثعنجر** ، باب افعنلال سے ہے جس نے اثر کو قبول کیا۔ تو گویا کہ اس نے باب فعلل رباعی مجرد کی اطاعت قبول کی ۔ اسکو اطاعت فعلل کہتے ہیں۔

رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل

﴿[۱۶] خاصیت باب افعلل﴾

۱ و کذا افعلل

۲ و یجیء مقتضبا

﴿[۱۶] باب افعلل کی خاصیت 2 ہیں﴾

ضروری نوٹ: باب افعلل کی دو خاصیتیں ہیں۔ ۱ رباعی مجرد فعلل کی اطاعت،
۲ مقتضب ہونا۔

ترجمہ: ۱ و کذا افعلل :

تشریح :[یہ باب افعلل کی 1 پہلی خصوصیت ہے] **کذا افعلل** : کا مطلب یہ ہے کہ افعلل بھی رباعی مجرد فعلل کی اطاعت کرتا ہے۔ یعنی فعلل اثر کرے تو افعلل اس اثر کو قبول کرتا ہے۔ جیسے **طمائنته فاطمائن** : میں نے اسکو تسکین دی تو وہ مطمین ہو گیا۔ اس میں باب فعلل رباعی مجرد سے ہے جس نے تسکین دینے کا اثر کیا۔ اور اطمان باب افعلل سے ہے جس نے اثر قبول کر لیا۔ تو گویا کہ افعلل نے فعلل کے اثر کو قبول کیا اور اسکی اطاعت قبول کر لی۔

ترجمہ :۲ ویجئی مقتضبا :

تشریح :[یہ باب افعنلال کی 2 دوسری خصوصیت ہے] **ویجئی مقتضبا** :اس عبارت کا مطلب پہلے گزر چکا ہے کہ یہ ثلاثی مجرد سے کبھی نہیں آیا ہو بلکہ پہلی مرتبہ باب افعلل سے آیا ہو اسکو مقتضب کہتے ہیں۔ یعنی اسکا باب کٹا ہوا ہے۔ پہلے کسی باب سے کبھی نہیں آیا ہے۔ جیسے **اکفهر النجم**: ستارہ شدت تاریکی میں روشن ہو گیا۔ یہاں اکفھر پہلی مرتبہ باب افعلل سے

۳؎ و فی الملحقات مبالغة ایضا۔

آیا ہے اس سے پہلے ثلاثی مجرد سے کبھی نہیں آیا ہے اسی کو یقتضب کہتے ہیں۔ یہ پچھلے زمانے کا محاورہ ہے۔

ترجمہ :۳؎ و فی الملحقات مبالغة ایضا:

تشریح :[یہ باب افعلال کی 3 تیسری خصوصیت ہے]و **فی الملحقات مبالغة ایضا:** اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جتنے مزید فیہ ابواب ہیں ان میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔چاہے اس لفظ کے مجرد ابواب میں مبالغہ نہ ہولیکن وہ لفظ مزید فیہ ابواب میں آئے تو اس میں مبالغہ آجائے گا ۔چنانچہ باب افعیعال،افعلال،اورافعیلال جوثلاثی مزید فیہ تھےان میں باضابطہ مبالغہ کا تذکرہ ہے کہ ان بابوں کی خاصیتوں میں سے ایک خاصیت مبالغہ بھی ہے۔

تمت بالخیر

اللہ تعالی اس کتاب کوقبولیت سےنوازےآمین یارب العالمین۔

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ،و الصلوة والسلام علیٰ رسوله الكريم و علیٰ آله و اصحابه اجمعين آمين۔

احقرثمیر الدین قاسمی غفرلہ،

۱۰فروری ۲۰۱۲ء